لجنہ اماء اللہ کینیڈا

النساء

جلد# 31 شمارہ نمبر2

مئی ----- اگست 2019ء

میری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

اعلانات برائے النساء

- رسالہ النساء میں اُردو یا انگریزی میں کسی بھی قسم کا اعلان چھپوانے کے لیئے اپنے حلقہ کی صدر صاحبہ یا سیکرٹری اشاعت سے رابطہ کریں۔
- ممبرات بغرض دُعا درج ذیل عنوانات کے تحت اعلانات بھجوا سکتی ہیں
  - بچوں کی ولادت پر
  - بچوں کے قرآن کریم مکمل ہونے پر یا تقریب آمین کے لیئے
  - منگنی، نکاح، شادی یا ولیمہ کی تقریب کے لیئے
  - متفرق دُعائیہ درخواست
- اعلان کے لیئے کم از کم چندہ اعانت 10 ڈالر

Email النساء: annisaa@lajna.ca

قُرّۃ اعین

اعانت:

والدین کے نام
جماعت
تاریخ پیدائش
نام
وقفِ نو
بزرگ
بزرگ
صحابی

تقریب آمین

اعانت:

والدین کے نام
جماعت
بچے کا نام
تاریخ تکمیل
عمر
قرآن کریم پڑھانے والی ٹیچر کا نام
ددھیال کے بزرگ
ننیہال کے بزرگ

تقریب نکاح، شادی، ولیمہ

اعانت:

والدین کے نام
جماعت
دلہن، دلہا کے نام
تاریخ تقریب
مقام تقریب
مختصر پروگرام تقریب
ددھیال کے بزرگ
ننیہال کے بزرگ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

النساء

لجنہ اماء اللہ کینیڈا

مذہبی، علمی و ادبی مجلّہ

جلد# 31۔ مئی تا اگست 2019ء۔ شمارہ نمبر 2

نگرانِ اعلیٰ

مکرم و محترم ملک لال خان صاحب

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

زیرِ نگرانی

مکرمہ و محترمہ امتہ السلام ملک صاحبہ

صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

نیشنل سیکرٹری اشاعت

کشور چوہدری صاحبہ

مدیرہ اُردو

فرزانہ سنوری صاحبہ

پروف ریڈرز

امتہ الرفیق ظفر صاحبہ، طاہرہ نسیم صاحبہ، عنبرین منظور صاحبہ

اُردو کمپوزنگ اور تزئین و زیبائش

ناصرہ نسیم صاحبہ، صبیحہ حنا صاحبہ،

شائستہ نورین صاحبہ، حبیبہ احمد صاحبہ

پبلشر

جیمنک گرافکس

عنوانات

کلامِ الٰہی، کلامِ رسول ﷺ، کلامِ امام الزماں علیہ السلام	1
اداریہ	2
خطبہ جمعہ	3
نظم	12
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات	13
مکالمہ۔ خدا تعالیٰ سے محبّت	16
الجنۃ تحت اقدام الامھات	19
ایک گھریلو عورت کا طریقِ تبلیغ۔ قسط دوم	20
قبولیتِ دُعا کے معجزات	22
یہ جلسہ ہمارا یہ دن برکتوں کے	23
پیاری والدہ کی پیاری یادیں	25
صفحۂ ناصرات	26

کلامِ الٰہی

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۫ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ (سورۃ ہود:18)

پس کیا وہ جو اپنے ربّ کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہے اور اس کے پیچھے اس کا ایک گواہ آنے والا ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب بطور امام اور رحمت موجود ہے (وہ جھوٹا ہو سکتا ہے؟) یہی (اس موعود رسول کے مخاطبین بالآخر) اسے مان لیں گے۔ پس جو بھی احزاب میں سے اس کا انکار کرے گا تو آگ اس کا موعود ٹھکانا ہو گی۔ پس اس بارہ میں تُو کسی شک میں نہ رہ۔ یقیناً یہی تیرے ربّ کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

کلامِ رسول ﷺ

اَلَا اِنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ وَلَا رَسُوْلٌ، اَلَا اِنَّهٗ خَلِيْفَتِيْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ، اَلَا اِنَّهٗ يَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا، اَلَا مَنْ اَدْرَكَهٗ فَلْيُقْرِأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

(طبرانی الاوسط والصغیر)

ترجمہ: خبردار ہو کہ عیسیٰ ابن مریم (مسیح موعود) اور میرے درمیان کوئی نبی یا رسول نہیں ہو گا۔ خوب سُن لو کہ وہ میرے بعد اُمت میں میرا خلیفہ ہو گا۔ وہ ضرور دجال کو قتل کرے گا۔ صلیب (یعنی صلیبی عقیدہ کا پاش پاش کر دے گا اور جزیہ کو ختم کر دے گا (یعنی اُس کا رواج اُٹھ جائے گا کیوں کہ) اس وقت (مذہبی) جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یاد رکھو جسے بھی اُس سے ملاقات کا شرف حاصل ہو وہ اُنہیں میرا اسلام ضرور پہنچائے۔

کلامِ امام الزماں علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

" ہمارا معاملہ تو غور کرنے والوں کے واسطے بالکل صاف اور کُھلا ہے۔ عقلمند انسان کے واسطے تو اگر اَور کوئی بھی معجزہ نہ ہو (حالانکہ یہاں تو ہزاروں زمینی اور آسمانی نشانات اور تائیدات موجود ہیں) تو بھی اتنی مدت دراز تک ہمارے وجود کا (ایسے زبردست دعاوی اور ایسے خطرناک حالات کے باوجود) ابقاء ہی کافی ہے۔ غور کا مقام ہے کہ ابھی تیرھویں صدی میں سے کچھ سال باقی تھے جب سے ہمارا دعویٰ ہے اور اب چودھویں صدی کے بھی چھبیس برس گزر چکے ہیں۔ اندرونی بیرونی دشمنوں کی مخالفتیں اور جوشیلی تدابیر کے ساتھ ساتھ خود ہمارے اپنے وجود کی بعض خطرناک بیماریوں کے ہوتے ہوئے پھر بھی خدا نے ہمیں معجزانہ زندگی عطا کی ہے۔ پھر خود ہی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تو ایک آدھ گھڑی کا افتراء بھی خطرناک اور رگِ جان کے کٹ جانے کا باعث تھا مگر ہمیں خدا نے باوجودیکہ ہم اُن کے زعم میں مفتری ہیں برابر تیس برس تک مہلت دی اور پھر یہی نہیں بلکہ ہزارہا قسم کے زمینی اور آسمانی نشانوں سے ہمارے صدق دعویٰ کی تائید کی اور سارے معاملے ہمارے ساتھ صادقوں والے کئے۔ ایک بھی ایسی بات نہ کی جو کاذبوں والی ہو پھر بایں خدا جانے ان کی عقلوں پر کیسی جہالت کے پردے پڑ گئے ہیں اور یہ کیوں نہیں سمجھتے؟"۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 529)

اداریہ

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موجودہ دور کے لیئے امام بنا کر بھیجا، مقصود تھا آپؑ کے ذریعے دینِ اسلام کا احیاء۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور صداقت کی تمام پیشگوئیاں تقدیرِ الٰہی نے ہر رنگ میں پوری کیں اور آج ساری دنیا ببانگِ دہل اِس جماعت کی صداقت اور زود افزوں ترقی کے نظارے دیکھ رہی ہے۔ ہم سب اس بات کے گواہ ہیں کہ احمدیت نے کس حد تک ہماری زندگیوں کو اسلام پر ثباتِ قدم بخشا۔

دیگر مسلمان فرقے جس قسم کی کش مکش اور دُنیاوی مسائل سے دوچار ہیں وہ سب پر عیاں ہیں جبکہ ہم اُس خدائے بزرگ وبرتر کے مشکور ہیں کہ امامِ وقت کو مان لینے کے باعث ہمیں اِن سے نجات ملی ہوئی ہے۔ ہم سب پر یہ فرض ہے کہ ہم اس نعمت کا شکر اِس طرح ادا کریں کہ دُنیا کو بھی اس روحانی نعمت سے آشنا کرنے والے بن سکیں اور سچے احمدی ہونے کا ثبوت دیں۔ اور وہ تب ہی ممکن ہے جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا باریک بینی سے مطالعہ کریں اور اسلام کی اصلی تصویر اور روح آپ کی تعلیمات کی روشنی میں دوسرے مذاہب تک پہنچائیں کیونکہ آپؑ کی ہر تحریر خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی پہچان کرواتی ہے اور انسان کو خدا سے ملانے کا راستہ دکھاتی ہے۔

اس رسالہ میں آپ کے سامنے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے کچھ مضامین پیش خدمت ہیں۔ ان سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنی تحریرات بھی بھجوائیں۔

مدیرہ اُردو

رسالہ النساء کے لئے درج ذیل بہنوں کی نگارشات گزشتہ چند ماہ کے عرصہ میں موصول ہوئیں۔ یہ مضامین وقتاً فوقتاً شاملِ اشاعت رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

مضمون	پیشکش	جماعت
شکر گزاری	تسمیہ صداقت	بریمپٹن ایسٹ
نماز دُعا ہے	سمیرا داؤد	ویسٹن ازلنگٹن
خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے طریقے	لجنہ ونڈسر	ونڈسر
پانی کے فوائد	نادیہ خالد	سسکاٹون نارتھ
حضرت مسیح موعودؑ کا طریق نماز	عاصمہ سلیم	ریکسڈیل
نماز کو سنوار کر کیسے پڑھا جائے	قرآۃ العین	ایڈمنٹن ایسٹ
آنحضرتؐ کا حُسن مجسم	نعیمہ اقبال	بریمپٹن فلاور ٹاؤن
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے	مبشرہ وقار ہاشمی	بریمپٹن کیسل مور
آنحضرتؐ بحیثیت معلم	امتہ الرفیق راحت	مسی ساگا ویسٹ
عفو و درگزر	راشدہ طاہر	ونڈسر
نماز عبادت کی رُوح	ملیحہ صبا	پیس وِلج ایسٹ
زندگی بخش جام احمد ہے	شاہینہ سجاد	احمدیہ ابوڈ آف پیس
عائلی زندگی میں رسول کریمؐ کا بہترین نمونہ	راشدہ طاہر	ونڈسر
الجنۃ تحت اقدام الامھات	راحت احمد	مسی ساگا ویسٹ
آنحضورؐ کی محبت الٰہی	راشدہ مظہر	ویسٹن ازلنگٹن
نظم۔ حق دیا تُو نے مجھے	صدف علیم صدیقی	لائیڈ منسٹر
پنجابی نظم۔ سعادت	سعادت اکرم	کیلگری نارتھ ویسٹ
نظم۔ شہدائے لاہور کے نام	صدف علیم صدیقی	لائیڈ منسٹر

تصحیح

- گزشتہ سہ ماہی رسالہ ستمبر تا دسمبر 2018ء کے رسالے کے صفحہ نمبر 22 پر غلطی سے مضمون تحریر کرنے والی بہن کا نام طاہرہ خرم تحریر ہو گیا تھا جبکہ یہ تحریر عائشہ جمیل صاحبہ آف ہملٹن ساؤتھ جماعت کی ہے۔
- صفحہ نمبر 14 کے کالم نمبر 1 کے دوسرے پیراگراف میں آپؑ کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تحریر ہو گیا ہے۔

براہِ مہربانی نوٹ فرمالیں۔ جزاکم اللہ۔

خطبہ جمعہ

خدا نے مجھے اصلاح کرنے کے لئے مامور کر کے بھیجا اور میرے ہاتھ پر وہ نشان دکھلائے کہ اگر ان پر ایسے لوگوں کو اطلاع ہو جن کی طبیعتیں تعصّب سے پاک اور دلوں میں خدا کا خوف ہے اور عقل سلیم سے کام لینے والے ہیں تو وہ ان نشانوں سے اسلام کی حقیقت بخوبی شناخت کر لیں۔

خدا چاہتا ہے کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے جب تک کہ وہ کمال کو پہنچ جاوے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 مارچ 2014ء بمطابق 28/ امان 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

آج بھی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات کے بارے میں اقتباسات اور کچھ واقعات جو آپ نے خود بیان فرمائے ہیں یا بعض ایسے بھی جو لوگوں نے بیان کئے وہ اس وقت پیش کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

”میری تائید میں اُس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو 16 جولائی 1906ء ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور اگر کوئی میری قسم کا اعتبار نہ کرے تو میں اس کو ثبوت دے سکتا ہوں۔ بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے ہر ایک محل پر اپنے وعدہ کے موافق مجھ کو دشمنوں کے شرّ سے محفوظ رکھا اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں ہر محل میں اپنے وعدہ کے موافق میری ضرورتیں اور حاجتیں اس نے پوری کیں اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں اس نے بموجب اپنے وعدہ اِنِّیْ مُهِيْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کے میرے پر حملہ کرنے والوں کو ذلیل اور رسوا کیا اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو مجھ پر مقدمہ دائر کرنے والوں پر اُس نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مجھ کو فتح دی۔۔۔۔“

یہ جو اِنِّیْ مُهِيْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ، ہے آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف جگہوں سے افریقہ سے بھی اور دوسری جگہوں سے بھی رپورٹیں آتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ذلیل کرتا ہے اور اگر کہیں جھوٹ ہے، اور وہ لوگ اگر پکڑ میں نہیں آ رہے تو ان کو اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ اُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِیْ مَتِيْنٌ (الاعراف:184) ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ پکڑ انشاء اللہ ان کی بھی ہو گی پر وہ باز نہیں آتے۔

آپؑ فرماتے ہیں۔

”اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری مدّت بعث سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے یہ مدت دراز کسی کاذب کو نصیب نہیں ہوئی اور بعض نشان زمانہ کی حالت دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں یعنی یہ کہ زمانہ کسی امام کے پیدا ہونے کی ضرورت تسلیم کرتا ہے اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو شریر دشمنوں پر میری بد دعا کا اثر ہوا اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری دعا سے بعض خطرناک بیماریوں نے شفا پائی اور انکی شفا سے پہلے مجھے خبر دی گئی اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میرے لئے اور میری تصدیق کے لئے ۔۔۔۔ بڑے بڑے ممتاز لوگوں کو جو مشاہیر فقراء میں سے تھے خوابیں آئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا جیسے سجادہ نشین صاحب العلم سندھ جن کے مرید ایک لاکھ کے قریب تھے اور جیسے خواجہ غلام فرید

صاحب چاچڑاں والے اور بعض نشان اس قسم کے ہیں کہ ہزار ہا انسانوں نے محض اس وجہ سے میری بیعت کی کہ خواب میں ان کو بتلایا گیا کہ یہ سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے اور بعض نے اس وجہ سے بیعت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ دنیا ختم ہونے کو ہے اور یہ خدا کا آخری خلیفہ اور مسیح موعود ہے اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو بعض اکابر نے میری پیدائش یا بلوغ سے پہلے میرا نام لے کر میرے مسیح موعود ہونے کی خبر دی جیسے نعمت اللہ ولی اور میاں گلاب شاہ ساکن جمالپور ضلع لدھیانہ"۔(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 70-71)

پھر ایک جگہ آپ بیان فرماتے ہیں، لیکن اس سے پہلے یہ بتادوں کہ یہ واقعہ صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی جو احمدی تھے کے بڑے بھائی جو سجادہ نشین تھے، پیر تھے انہوں نے اپنے بھائی پیر (سراج الحق) صاحب کو خط لکھا کہ میں تو کشفِ قبور کروا سکتا ہوں کیا مرزا صاحب بھی کروا سکتے ہیں؟ کشفِ قبور یہ ہے کہ مُردے کے حالات معلوم کر کے دے سکتا ہوں یا اس سے ملاقات کروا سکتا ہوں، تو اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"۔۔۔کشفِ قبور کا معاملہ تو بالکل بے ہودہ امر ہے۔ جو شخص زندہ خدا سے کلام کرتا ہے اور اس کی تازہ بتازہ وحی اس پر آتی ہے اور اس کے ہزاروں نہیں لاکھوں ثبوت بھی موجود ہیں اس کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ مردوں سے کلام کرے اور مُردوں کی تلاش کرے۔ اور اس امر کا ثبوت ہی کیا ہے کہ فلاں مُردے سے کلام کیا ہے؟ یہاں تو لاکھوں ثبوت موجود ہیں۔ ایک ایک کارڈ اور ایک ایک آدمی اور ایک ایک روپیہ جو اَب آتا ہے وہ خدا کا ایک زبردست نشان ہے کیونکہ ایک عرصہ دراز پیشتر خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا تھا کہ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اور ایسے وقت فرمایا تھا کہ کوئی شخص بھی مجھے نہ جانتا تھا۔ اب یہ پیشگوئی کیسے زور و شور سے پوری ہو رہی ہے۔ کیا اس کی کوئی نظیر بھی ہے؟ غرض ہمیں ضرورت کیا پڑی ہے کہ ہم زندہ خدا کو چھوڑ کر مُردوں کو تلاش کریں"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 248 مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں "۔۔۔دیکھو میں سچ کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی آیات کی بے ادبی مت کرو اور انہیں حقیر نہ سمجھو کہ یہ محرومی کے نشان ہیں اور خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ ابھی کل کی بات ہے کہ لیکھرام خدا تعالیٰ کے عظیم الشان نشان کے موافق مارا گیا۔ کروڑوں آدمی اس پیشگوئی کے گواہ ہیں۔ خود لیکھرام نے اسے شہرت دی۔ وہ جہاں جاتا اسے بیان کرتا۔ یہ نشان اسلام کی سچائی کے لیے اس نے خود مانگا تھا اور اسکو سچے اور جھوٹے مذہب کے لیئے بطور معیار قائم کیا تھا۔ آخر وہ خود اسلام کی سچائی اور میری سچائی پر اپنے خون سے شہادت دینے والا ٹھہرا۔ اس نشان کو جھٹلانا اور اس کی پرواہ نہ کرنا یہ کس قدر بے انصافی اور ظلم ہے پھر ایسے کھلے کھلے نشان کا انکار کرنا تو خود لیکھرام بننا ہے اور کیا؟

مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے کہ جس حال میں خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا ہے کہ اس نے ہر قوم کے متعلق نشانات دکھائے۔ جلالی اور جمالی ہر قسم کے نشان دیئے گئے پھر ان کو ردّی کی طرح پھینک دینا یہ تو بہت بڑی ہی بد بختی اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا موردَ بننا ہے۔ جو آیات اللہ کی پروا نہیں کرتا وہ یاد رکھے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو نشان ظاہر ہوتے ہیں وہ ایسے ہوتے ہیں کہ ایک عقل مند خدا ترس ان کو شناخت کر لیتا ہے اور ان سے فائدہ اُٹھاتا ہے لیکن جو فراست نہیں رکھتا اور خدا کے خوف کو مدِّ نظر رکھ کر اس پر غور نہیں کرتا وہ محروم رِہ جاتا ہے کیونکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ دنیا دنیا ہی نہ رہے اور ایمان کی وہ کیفیت جو ایمان کے اندر موجود ہے نہ رہے۔ ایسا خدا تعالیٰ کبھی نہیں کرتا۔ اگر ایسا ہوتا تو یہودیوں کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ وہ مسیح کا انکار کرتے۔ موسیٰ علیہ السلام کا انکار کیوں ہوتا اور پھر سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر تکالیف کیوں برداشت کرنی پڑتیں۔ خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہی نہیں کہ وہ ایسے نشان ظاہر کرے جو ایمان بالغیب ہی اُٹھ جاوے۔ ایک جاہل وحشی سنت اللہ سے ناواقف تو اس چیز کو معجزہ اور نشان کہتا ہے جو ایمان بالغیب کی مدّ سے نکل جاوے مگر خدا تعالیٰ ایسا کبھی نہیں کرتا۔ ہماری جماعت کے لیئے اللہ تعالیٰ نے کمی نہیں کی۔ کوئی شخص کسی کے سامنے کبھی شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ جس قدر لوگ اس سلسلہ میں داخل ہیں ان میں سے ایک بھی نہیں جو یہ کہہ سکے کہ مَیں نے کوئی نشان نہیں دیکھا"۔

(یعنی اُس زمانے میں بھی اور اب بھی جو بھی بیعت کر کے شامل ہوتے ہیں نشان دیکھ کے ہوتے ہیں اور جو پیدائشی احمدی ہیں ان کو بھی ان اپنے آباؤ اجداد کی تاریخ کو پڑھتے رہنا چاہیئے، اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو پڑھتے رہنا چاہئے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے تعلق

جوڑنے کی طرف متوجہ رکھنا چاہیئے۔)

فرمایا کہ: ''براہین احمدیہ کو پڑھو اور اس پر غور کرو اس زمانہ کی ساری خبریں اس میں موجود ہیں۔ دوستوں کے متعلق بھی ہیں اور دشمنوں کے متعلق بھی۔ اب کیا یہ انسانی طاقت کے اندر ہے کہ تیس برس پہلے جب ایک سلسلہ کا نام و نشان بھی نہیں اور خود اپنی زندگی کا بھی پتہ نہیں ہو سکتا کہ میں اس قدر عرصہ تک رہوں گا یا نہیں، ایسی عظیم الشان خبریں دے اور پھر وہ پوری ہو جائیں نہ ایک نہ دو بلکہ ساری کی ساری براہین احمدیہ احمدی لوگوں کے گھروں میں بھی ہے، عیسائیوں اور آریوں اور گورنمنٹ تک کے پاس موجود ہے اور اگر خدا کا خوف اور سچ کی تلاش ہے تو میں کہتا ہوں کہ براہین کے نشانات پر ہی فیصلہ کر لو۔ دیکھو اس وقت جب کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور کوئی یہاں آتا بھی نہیں تھا، ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا۔ اس جماعت کی جو یہاں موجود ہے خبر دی۔ اگر یہ پیشگوئی خیالی اور فرضی تھی تو پھر آج یہاں اتنی بڑی جماعت کیوں ہے؟ اور جس شخص کو قادیان سے باہر ایک بھی نہیں جانتا تھا اور جس کے متعلق براہین میں کہا گیا تھا فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔ (یعنی سو وقت آگیا ہے جو تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے) فرمایا''۔۔۔۔ آج کیا وجہ ہے کہ وہ ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ عرب، شام، مصر سے نکل کر یورپ اور امریکہ تک دنیا اس کو شناخت کرتی ہے (بلکہ افریقہ میں بھی)۔۔۔۔'' (اور یہ جو پچھلے دنوں میں قادیان سے عرب دنیا کے لئے تین دن پروگرام ہوتا رہا ہے اس نے تو دنیا میں، عرب دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔)

فرمایا: ''۔۔۔۔۔ اگر یہ خدا کا کلام نہیں تھا اور خدا کے منشاء کے خلاف ایک مفتری کا منصوبہ تھا تو خدا نے اس کی مدد کیوں کی؟ کیوں اس کے لئے ایسے سامان اور اسباب پیدا کر دیئے؟ کیا یہ سب میں نے خود بنا لئے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اسی طرح پر کسی مفتری کی تائید کیا کرتا ہے تو پھر راستبازوں کی سچائی کا معیار کیا ہے۔ تم خود ہی اس کا جواب دو۔ سورج اور چاند کو رمضان میں گرہن لگنا کیا یہ میری اپنی طاقت میں تھا کہ میں اپنے وقت میں کر لیتا اور جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سچے مہدی کا نشان قرار دیا تھا اور خدا تعالیٰ نے اس نشان کو میرے دعویٰ کے وقت پورا کر دیا۔ اگر میں اس کی طرف سے نہیں تھا تو کیا خدا تعالیٰ نے خود دنیا کو گمراہ کیا؟ اس کا سوچ کر جواب دینا چاہیئے کہ میرے انکار کا اثر کہاں تک پڑتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب اور پھر خدا تعالیٰ کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اسی طرح پر اس قدر نشانات ہیں کہ ان کی تعداد دو چار نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں تک ہے۔ تم کس کس کا انکار کرتے جاؤ گے؟

اسی براہین میں یہ بھی لکھا ہے۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ اب تم خود آئے ہو تم نے ایک نشان پورا کیا ہے۔ اس کا بھی انکار کرو۔ اگر اس نشان کو جو تم نے اپنے آنے سے پورا کیا ہے مٹا سکتے ہو تو مٹاؤ۔ میں پھر کہتا ہوں کہ دیکھو آیات اللہ کی تکذیب اچھی نہیں ہوتی۔ اس سے خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے میرے دل میں جو کچھ تھا میں نے کہہ دیا ہے۔ اب ماننا نہ ماننا تمہارا اختیار ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں صادق ہوں اور اسی کی طرف سے آیا ہوں''۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 650-650 مطبوعہ ربوہ)

یہ جو آخری پیرا ہے کہ تم خود آئے ہو اور تم نے نشان پورا کیا ہے، یہ جس کو آپ فرما رہے ہیں ایک نو مسلم تھا جو مسلمان تو ہو گیا تھا لیکن آپؑ سے آ کے نشان دکھانے کی درخواست کی تھی۔ اس پر آپؑ نے یہ تفصیل سے اس کو سمجھایا تھا کہ نشان کا کیا کہتے ہو؟ یہ یہ نشان پورے ہوئے اور تمہارا آنا بھی ایک نشان ہے اور آج تو ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں یہ نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔

پھر بیماری سے شفا کے نشانات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

''سردار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبد الرحیم خاں ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہو گیا تھا (بڑا تیز بخار تھا) اور کوئی صورت جانبری کی دکھائی نہیں دیتی تھی گویا مردہ کے حکم میں تھا۔ اس وقت مَیں نے اس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔ تب میں نے جنابِ الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اسکے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اِذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔ تب میں خاموش ہو گیا۔ بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْمَجَازُ۔ یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی۔ تب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے اور اس قدر لاغر ہو گیا تھا کہ مدت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پر آیا اور تندرست ہو گیا اور زندہ موجود ہے''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 229-230)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ

''بشیر احمد لڑکا (یہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بات ہے) آنکھوں کی بیماری سے ایسا بیمار ہو گیا تھا کہ کوئی دوا فائدہ نہیں کر سکتی تھی اور بینائی جاتے رہنے کا اندیشہ تھا۔ جب شدت مرض انتہا تک پہنچ گئی تب میں نے دعا کی تو الہام ہوا۔ بَرَّقَ طِفْلِیْ بَشِیْر۔ یعنی میرا لڑکا بشیر دیکھنے لگے گا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن وہ شفایاب ہو گیا۔ یہ واقعہ بھی قریباً سو آدمی کو معلوم ہو گا''۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240)

پھر مخالفین کے ہلاک ہونے کے نشانات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

''اکہترواں نشان جو کتاب سرّ الخلافہ کے صفحہ 62 میں مَیں نے لکھا ہے یہ کہ مخالفوں پر طاعون پڑنے کے لئے مَیں نے دعا کی تھی یعنی ایسے مخالف جن کی قسمت میں ہدایت نہیں۔ سو اس دعا سے کئی سال بعد اس ملک میں طاعون کا غلبہ ہوا اور بعض سخت مخالف اس دنیا سے گذر گئے اور وہ دعا یہ تھی۔

وَخُذْ رَبِّ مَنْ عَادَی الصلاحَ و مفسدًا وَنَزِّلْ عَلَیْہِ الرِّجْزَ حَقًّا و دَمِّرِ

کہ اے میرے خدا جو شخص نیک راہ اور نیک کام کا دشمن ہے اور فساد کرتا ہے اس کو پکڑ اور اس پر طاعون کا عذاب نازل کر اور اس کو ہلاک کر دے۔

وَفَرِّجْ کُروبی یا کریمی ونَجِّنِیْ وَمَزِّقْ خَصِیْمِیْ یَا الٰھی و عَفِّرِ

اور میری بے قراریاں دور کر اور مجھے غموں سے نجات دے اے میرے کریم۔ اور میرے دشمن کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور خاک میں ملا دے۔

اور پھر کتاب اعجاز احمدی میں یہ پیشگوئی تھی۔

اذا ما غضبنا غاضب اللہ صائلاً علیٰ معتدٍ یوذی و بالسّوء یجھر

جب ہم غضبناک ہوں تو خدا اس شخص پر غضب کرتا ہے جو حد سے بڑھ جاتا ہے اور کھلی کھلی بدی پر آمادہ ہوتا ہے۔

ویأتی زمان کاسرٌ کُلّ ظالم وھل یھلکنّ الیوم الا المدمّر

اور وہ زمانہ آرہا ہے کہ ہر ایک ظالم کو توڑے گا اور وہی ہلاک ہونگے جو اپنے گناہوں کے باعث ہلاک ہو چکے ہیں

وانّی لشرّ النّاس ان لم یکن لھم جزاء اھانتھم صغارٌ یصغّر

اور میں سب لوگوں سے بدتر ہوں گا اگر ان کے لیئے اہانت کی جزا اہانت نہ ہو

قضی اللہ انّ الطعن بالطعن بینا فذالک طاعون اتاھم لیبصروا

خدا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ طعن کا بدلہ طعن ہے پس وہی طاعون ہے جو ان کو پکڑے گی

ولمّا طغی الفسق المبید بسیلہ تمنّیت لو کان الوباء المتبّر

اور جب فسق ہلاک کرنے والا حد سے بڑھ گیا تو مَیں نے آرزو کی کہ اب ہلاک کرنے والی طاعون چاہیے۔

اور اس کے بعد یہ الہام ہوا۔ ع اے بسا خانۂ دشمن کہ تو ویران کر دی۔ (فارسی میں یعنی تو نے کئی دشمنوں کے گھر ویران کئے) اور یہ الحکم اور البدر میں شائع کیا گیا اور پھر مذکورہ بالا دُعائیں جو دشمنوں کی سخت ایذاء کے بعد کی گئیں جناب الٰہی میں قبول ہو کر پیشگوئیوں کے مطابق طاعون کا عذاب ان پر آگ کی طرح برسا اور کئی ہزار دشمن جو میری تکذیب کرتا اور بدی سے نام لیتا تھا ہلاک ہو گیا۔ لیکن اس جگہ ہم نمونہ کے طور پر چند سخت مخالفوں کا ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے مولوی رسل بابا باشندۂ امرتسر ذکر کے لائق ہے جس نے میرے ردّ میں کتاب لکھی اور بہت سخت زبانی دکھائی اور چند روزہ زندگی سے پیار کر کے جھوٹ بولا۔ آخر خدا کے وعدہ کے موافق طاعون سے ہلاک ہوا۔ پھر اسکے بعد ایک شخص محمد بخش نام جو ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ تھا۔ عداوت اور ایذا پر کمربستہ ہوا وہ بھی طاعون سے ہلاک ہوا۔ پھر بعد اس کے ایک شخص چراغ دین نام ساکن جموں اٹھا جو رسول ہونے کا دعویٰ کرتا تھا جس نے میرا نام دجال رکھا تھا اور کہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ نے مجھے خواب میں عصا دیا ہے تا میں عیسیٰ کے عصا سے اس دجال کو ہلاک کروں۔ سو وہ بھی میری اس پیشگوئی کے مطابق جو خاص اسکے حق میں رسالہ ''دافع البلاء ومعیار اھل الاصطفاء'' میں اس کی زندگی میں ہی شائع کی گئی تھی۔4 اپریل 1906ء کو مع اپنے دونوں بیٹوں کے طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ کہاں گیا عیسیٰ کا عصا جس کے ساتھ مجھے قتل کرتا تھا؟ اور کہاں گیا اس کا الہام اِنِّیْ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ؟ افسوس اکثر لوگ قبل از تزکیہ نفس کے حدیث النفس کو ہی الہام قرار دیتے ہیں۔۔۔۔'' (یعنی نفس کو پاکیزہ کرنے سے پہلے ہی، اپنے نفس کا تزکیہ کرنے سے پہلے ہی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم بہت پاک ہو گئے ہیں اور جو اُن کی نفس کی خواہشات ہیں انہی کو الہام سمجھنے لگ جاتے ہیں۔) فرمایا''۔۔۔۔اس لئے آخر کار ذلت اور رُسوائی سے ان کی موت ہوتی ہے اور انکے سوا اور بھی کئی لوگ ہیں جو ایذا اور اہانت میں حد سے بڑھ گئے تھے اور خدا تعالیٰ کے قہر سے نہیں ڈرتے تھے اور دن رات ہنسی اور ٹھٹھا اور گالیاں دینا ان کا کام تھا آخر کار طاعون کا شکار ہو گئے جیسا کہ منشی محبوب عالم صاحب

احمدی لاہور سے لکھتے ہیں کہ ایک میرا چچا تھا جس کا نام نور احمد تھا وہ موضع بھڑی چٹھہ تحصیل حافظ آباد کا باشندہ تھا اس نے ایک دن مجھے کہا کہ مرزا صاحب اپنی مسیحیت کے دعوے پر کیوں کوئی نشان نہیں دکھلاتے۔۔۔" حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی طرف سے بیان دے رہے ہیں کہ محبوب عالم صاحب کہتے ہیں "۔۔۔۔میں نے کہا کہ ان کے نشانوں میں سے ایک نشان طاعون ہے جو پیشگوئی کے بعد آئی جو دنیا کو کھاتی جاتی ہے۔ تو اس بات پر وہ بول اُٹھا کہ طاعون ہمیں نہیں چھوئے گی بلکہ یہ طاعون مرزا صاحب کو ہی ہلاک کرنے کے لئے آئی ہے۔ اور اس کا اثر ہم پر ہرگز نہیں ہوگا، مرزا صاحب پر ہی ہوگا۔ اسی قدر گفتگو پر بات ختم ہوگئی"۔ تو منشی محبوب عالم صاحب کہتے ہیں کہ " جب میں لاہور پہنچا تو ایک ہفتہ کے بعد مجھے خبر ملی کہ چچا نور احمد طاعون سے مر گئے اور اس گاؤں کے بہت سے لوگ اس گفتگو کے گواہ ہیں اور یہ ایسا واقعہ ہے کہ چُھپ نہیں سکتا"۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

"اور میاں معراج الدین صاحب لاہور سے لکھتے ہیں کہ مولوی زین العابدین جو مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات پاس کردہ تھا اور مولوی غلام رسول قلعہ والے کے رشتہ داروں میں سے تھا اور دینی تعلیم سے فارغ التحصیل تھا اور انجمن حمایت اسلام لاہور کا ایک مقرب مدرس تھا۔ اُس نے حضور کے صدق کے بارہ میں مولوی محمد علی سیالکوٹی سے کشمیری بازار میں ایک دکان پر کھڑے ہو کر مباہلہ کیا۔ پھر تھوڑے دنوں کے بعد بمرض طاعون مر گیا اور نہ صرف وہ بلکہ اسکی بیوی بھی طاعون سے مر گئی اور اس کا داماد بھی جو محکمہ اکاؤنٹنٹ جنرل میں ملازم تھا طاعون سے مر گیا۔ اسی طرح اس کے گھر کے سترہ آدمی مباہلہ کے بعد طاعون سے ہلاک ہوگئے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "یہ عجیب بات ہے، کیا کوئی اس بھید کو سمجھ سکتا ہے کہ ان لوگوں کے خیال میں کاذب اور مفتری اور دجّال تو میں ٹھہرا مگر مباہلہ کے وقت میں یہی لوگ مرتے ہیں۔ کیا نعوذ باللہ خدا سے بھی کوئی غلط فہمی ہو جاتی ہے؟ ایسے نیک لوگوں پر کیوں یہ قہر الٰہی نازل ہے۔ جو موت بھی ہوتی ہے اور پھر ذلّت اور رُسوائی بھی" آپؑ فرماتے ہیں "اور میاں معراج دین لکھتے ہیں کہ ایسا ہی کریم بخش نام لاہور میں ایک ٹھیکہ دار تھا وہ سخت بے ادبی اور گستاخی حضور کے حق میں کرتا تھا اور اکثر کرتا ہی رہتا تھا۔ میں نے کئی دفعہ اس کو سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا۔ آخر جوانی کی عمر میں ہی شکارِ موت ہوا"۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ "سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حافظ سلطان سیالکوٹی حضور کا سخت مخالف تھا۔ یہ وہی شخص تھا جس نے ارادہ کیا تھا کہ سیالکوٹ میں آپ کی سواری گذرنے پر آپ پر راکھ ڈالے۔ آخر وہ سخت طاعون سے اسی 1906ء میں ہلاک ہوا اور اسکے گھر کے نو یا دس آدمی بھی طاعون سے ہلاک ہوئے۔ ایسا ہی شہر سیالکوٹ میں یہ بات سب کو معلوم ہے کہ حکیم محمد شفیع جو بیعت کر کے مرتد ہو گیا تھا جس نے مدرسۃ القرآن کی بنیاد ڈالی تھی آپ کا سخت مخالف تھا یہ بدقسمت اپنی اغراض نفسانی کی وجہ سے بیعت پر قائم نہ رہ سکا اور سیالکوٹ کے محلہ لوہاراں کے لوگ جو سخت مخالف تھے عداوت اور مخالفت میں ان کا شریک ہو گیا۔ آخر وہ بھی طاعون کا شکار ہوا اور اس کی بیوی اور اس کی والدہ اور اسکا بھائی سب یکے بعد دیگرے طاعون سے مرے اس کے مدرسہ کو جو لوگ امداد دیتے تھے وہ بھی ہلاک ہوگئے"۔

پھر فرمایا کہ "ایسا ہی مرزا سردار بیگ سیالکوٹی جو اپنی گندہ زبانی اور شوخی میں بہت بڑھ گیا تھا اور ہر وقت استہزا اور ٹھٹھا اس کا کام تھا اور ہر ایک بات طنز اور شوخی سے کرتا تھا وہ بھی سخت طاعون میں گرفتار ہو کر ہلاک ہوا اور ایک دن اس نے شوخی سے جماعت احمدیہ کے ایک فرد کو کہا کہ کیوں طاعون طاعون کرتے ہو ہم تو تب جانیں کہ ہمیں طاعون ہو۔ پس اس سے دو دن بعد طاعون سے مر گیا۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 235-238)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اسکی آیات و نشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ روئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے"۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 9 مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے ایک جگہ پر فرمایا کہ

"خدا نے مجھے اصلاح کرنے کے لئے مامور کر کے بھیجا اور میرے ہاتھ پر وہ نشان دکھلائے کہ اگر ان پر ایسے لوگوں کو اطلاع ہو جن کی طبیعتیں تعصّب سے پاک اور دلوں میں خدا کا خوف ہے اور عقل سلیم سے کام لینے والے ہیں تو

وہ ان نشانوں سے اسلام کی حقیقت بخوبی شناخت کر لیں۔ وہ نشان ایک دو نہیں بلکہ ہزارہا نشان ہیں جن میں سے بعض ہم اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھ چکے ہیں۔ جب سن ہجری کی تیرھویں صدی ختم ہو چکی تو خدا نے چودھویں صدی کے سر پر مجھے اپنی طرف سے مامور کر کے بھیجا اور آدم سے لے کر اخیر تک جس قدر نبی گذر چکے ہیں سب کے نام میرے نام رکھ دیئے اور سب سے آخری نام میرا عیسیٰ موعود اور احمد اور محمد معہود رکھا۔ اور دونوں ناموں کے ساتھ ساتھ بار بار مجھے مخاطب کیا۔ ان دونوں ناموں کو دوسرے لفظوں میں مسیح اور مہدی کر کے بیان کیا گیا۔

اور جو معجزات مجھے دیئے گئے بعض ان میں سے وہ پیشگوئیاں ہیں جو بڑے بڑے غیب کے امور پر مشتمل ہیں کہ بجز خدا کے کسی کے اختیار اور قدرت میں نہیں کہ ان کو بیان کر سکے اور بعض دعائیں ہیں جو قبول ہو کر ان سے اطلاع دی گئی اور بعض بد دُعائیں ہیں جن کے ساتھ شریر دشمن ہلاک کئے گئے اور بعض دعائیں از قسم شفاعت ہیں جن کا مرتبہ دعا سے بڑھ کر ہے اور بعض مباہلات ہیں جن کا انجام یہ ہوا کہ خدا نے دشمنوں کو ہلاک اور ذلیل کیا اور بعض صلحائے زمانہ کی وہ شہادتیں ہیں جنہوں نے خدا سے الہام پاکر میری سچائی کی گواہی دی۔ اور بعض ایسے صلحائے اسلام کی شہادتیں ہیں جو میرے ظہور سے پہلے فوت ہو چکے تھے جنہوں نے میرا نام لے کر اور میرے گاؤں کا نام لے کر گواہی دی تھی کہ وہی مسیح موعود ہے جو جلد آنے والا ہے اور بعض نے ایسے وقت میں میرے ظہور کی خبر دی تھی جب کہ مَیں ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا اور بعض نے میرے ظہور کے بارے میں ایسے وقت میں خبر دی تھی جب کہ میری عمر شاید دس یا بارہ برس کی ہو گی اور اپنے بعض مریدوں کو بتلا دیا تھا کہ تم اس قدر عمر پاؤ گے۔۔۔" (ان بزرگوں نے بعض مریدوں کو بتلا دیا تھا)"۔۔۔ کہ تم اس قدر عمر پاؤ گے کہ ان کو دیکھ لو گے اور جو نشانیاں زمانہ مہدی معہود کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھیں جیسا کہ اس کے زمانہ میں کسوف وخسوف رمضان میں ہونا اور طاعون کا ملک میں پھیلنا یہ تمام شہادتیں میرے لئے ظہور میں آگئیں اور اس وقت تک چودھویں صدی کا بھی میں چہارم حصہ پالیا۔ یہ اس قدر دلائل اور شواہد ہیں کہ اگر وہ سب کے سب لکھے جائیں تو ہزار جزو میں بھی سما نہیں سکتے"۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 328-329)

یہ اقتباس چشمہ معرفت کا ہے، اس سے پہلے جو تھا وہ حقیقۃ الوحی کا تھا۔ ان اقتباسات میں مخالفین کے انجام کے بارے میں بھی ذکر ہوا جو نشان پورا ہونے کا ذریعہ بن کر اپنے بد انجام کو پہنچے، اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ بعض دوسرے قبولیت دعا اور نشانات کا بھی ذکر ہوا۔ اب میں قبول احمدیت کے چند واقعات پیش کرتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں لوگوں کی رہنمائی فرمائی۔

حضرت شیخ محمد افضل صاحب فرماتے ہیں کہ

"جس وقت خاکسار کی عمر بارہ سال کی تھی اور گو ہمارے خاندان میں میرے تایا حکیم شیخ عباد اللہ صاحب اور میرے تایا زاد بھائی شیخ کرم الٰہی صاحب حضرت صاحب سے بیعت لئے ہوئے تھے مگر خادم نے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تھا اور نہ ہی حضور کا فوٹو دیکھا تھا۔ خواب دیکھا کہ میرے جسم کی تمام جان نکل گئی ہے مگر دماغ میں سمجھنے کی اور آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت باقی ہے۔ میرے سامنے ایک بزرگ بیٹھے ہیں اور ان کے پیچھے گھٹنوں تک قدم مبارک دکھائی دیتے ہیں۔ (یعنی ایک بزرگ پیچھے بیٹھے ہیں اور پیچھے قدم نظر آرہے ہیں گھٹنوں تک) میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ بزرگ جو بیٹھے ہیں تیری طرف دیکھ رہے ہیں مرزا صاحب ہیں اور پچھلی طرف جو قدم مبارک نظر آتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ میری آنکھ کھل گئی۔ صبح مَیں نے مرتضیٰ خان ولد مولوی عبد اللہ خان صاحب جو ان دنوں لاہوری جماعت میں شامل ہیں، سے تعبیر دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ تم کو مرزا صاحب کی بدولت رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی حاصل ہو گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور میں خدا کی قسم کھا کر تحریر کرتا ہوں کہ جب 1905ء میں مَیں بیعت ہوا تو حضور وُہی تھے جو خواب میں میری طرف دیکھ رہے تھے۔ اس طرح سے خدا جس کو چاہتا ہے سچا راستہ دکھا دیتا ہے"۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 7 صفحہ نمبر 219-218 روایت حضرت شیخ محمد افضل صاحبؓ)

پھر حضرت نظام الدین صاحب فرماتے ہیں کہ

"مَیں ابھی بیعت میں داخل نہیں ہوا۔ نماز عصر مسجد مبارک سے پڑھ کر۔۔۔ پرانی سیڑھیوں سے جب نیچے اُترا تو ابھی سقفی ڈیوڑھی میں تھا (یعنی جو چھتا ہوا باہر کمرہ ہے، اسی میں تھا) کہ دو آدمی بڑے معزز سفید پوش جوان قد والے ملے جو مجھے سوال کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا پتہ مہربانی کر کے بتلائیں

کہ کہاں ہیں؟ ہم بہت دور دراز سے سفر طے کر کے یہاں پہنچے ہیں۔ تو مَیں نے کہا آؤ میں بتلادوں۔ انہوں نے کہا نہیں آپ ہمارے پیچھے ہو جائیں، اوپر ہیں (اگر آپ اوپر ہیں) تو ہم پہچانیں گے۔ تب میں ان کے پیچھے ہو لیا۔ وہ میرے آگے آگے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے چلے گئے۔ آگے اجلاس لگا ہوا تھا اور حضور دستار مبارک سر سے اُتارے ہوئے بے تکلف حالت میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔" (آگے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے اور آپ بھی بیٹھے تھے، پگڑی اُتاری ہوئی تھی۔ کہتے ہیں) "جاتے ہوئے ان میں سے ایک شخص نے حضور کو جاتے ہی پوچھا کہ آپ کا نام غلام احمد ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے کہا۔ آپ کا دعویٰ مسیح موعود کا ہے؟ حضور نے فرمایا ہاں۔ تو پھر اس نے کہا کہ پہلے آپ کو السلام علیکم، جناب حضرت رسول مقبول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پھر میری طرف سے۔ اور میں فلاں دن حضوری میں تھا تب رسول خدا کا ہاتھ مبارک حضور کے دائیں کندھے پر تھا اور فرمایا ھٰذا مسیح۔ ان کی بیعت کرو اور میرا اسلام کہو۔" یعنی یہ خواب میں انہوں نے دیکھا تھا جو بیان کر رہے ہیں کہ اس طرح میں نے دیکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کندھے پر تھا، آپؐ نے فرمایا کہ ھٰذا مسیح۔ سلام کرو اس لیے میں آیا ہوں اور سلام پہنچا رہا ہوں۔ اور پھر انہوں نے بیعت کی۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 7 صفحہ نمبر 189-190 روایت حضرت نظام الدین صاحبؓ)

حضرت حکیم عطاء محمد صاحب فرماتے ہیں کہ

"۔۔۔ بعد بیعت چند دن قادیان رہا اور پھر حضور سے اجازت حاصل کر کے واپس لاہور آ گیا اور صوفی احمد دین صاحب ڈوری باف نے احمدیہ جماعت کے احباب سے ملاقات کرائی۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک صاحب نے محبت سے فرمایا کہ پھر محمد صاحب قادیان آ گئے ہیں۔ اس بات کو سن کر مجھے حیرانی ہوئی اور دعا کی کہ یا الٰہی اس جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ آ گئے ہیں اور مرزا صاحب محمد کیسے ہو سکتے ہیں؟ میں نے خواب میں دیکھا کہ اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہیں اور آسمان سے ایک فرشتے نے اُتر کر مجھ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ مَیں نے کہا یہ مرزا صاحب ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ آسمان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اُترا اور وہ نور حضرت مسیح موعود کے دماغ میں داخل ہوا۔ پھر تمام جسم میں سرایت کر گیا اور حضور کا چہرہ اس نور سے پُر نُور ہو گیا۔ پھر اس فرشتے نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ پہلے تو مرزا صاحب تھے اب واقعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے ہیں۔"

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 7 صفحہ نمبر 176 روایت حضرت حکیم عطاء محمد صاحبؓ)

یہ تو لوگوں کے چند پرانے واقعات تھے کہ کس طرح انہوں نے خوابیں دیکھیں اور بیعت ہوئی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی اور نشانات کا یہ سلسلہ جاری رہے گا جب تک کہ یہ سلسلہ کمال تک نہ پہنچ جائے۔

(ماخوذ از چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332)

پس آپ کی یہ پیشگوئی آج بھی کس شان سے پوری ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کس طرح یہ نشان دکھا رہا ہے۔ ہزاروں میل دور رہنے والے بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ ان کے چند واقعات بھی پیش کرتا ہوں۔

مالی کے علاقے Bala میں تیجانہ فرقے کے بڑے امام صاحب ہیں۔ ان کے والد کے ذریعہ سے اس علاقے کے 93 گاؤں مسلمان ہوئے تھے۔ اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد یہ جانشین بنے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ عرصہ قبل انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ آدم صاحب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے گھر ان کے کمرے میں تشریف لائے ہیں۔ وہ حضور کے ساتھ کمرے میں ہیں جبکہ باہر بہت سے علماء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ باہر علماء آپ کا انتظار کر رہے ہیں حضور باہر تشریف لاتے ہیں اور تمام غیر احمدی علماء کے سروں سے ٹوپیاں اُتار دیتے ہیں اور صرف میرے سر پر ٹوپی رہنے دیتے ہیں۔

اس جگہ ان کے مریدوں کے کئی گاؤں ہیں۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد یہ ہمارے معلمین کے ساتھ اپنے مریدوں کے وہاں جتنے بھی گاؤں تھے۔ ان میں گاؤں گاؤں جاتے ہیں اور اللہ کے فضل سے اب تک چالیس سے زائد گاؤں احمدیت قبول کر چکے ہیں۔

پھر برکینا فاسو کے جیار ابخاری صاحب (Jiara Boukhari) نے ریڈیو

میں فون کیا۔ وہاں ہمارے مختلف ریڈیو سٹیشن کام کرتے ہیں۔ کہ میں نے آپ کی تبلیغ سُنی۔ جس میں کہا گیا تھا کہ اگر آپ نے یہ دیکھنا ہو کہ امام مہدی جو آنے والا ہے وہ یہی ہے یا نہیں تو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے لیئے یہ طریق فیصلہ بتایا ہے کہ اس کے لیئے استخارہ کریں۔ چنانچہ اس دن سے میں نے بھی استخارہ شروع کر دیا اور استخارہ کرتے ہوئے ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ خواب میں ایک ٹینٹ کے نیچے دو نورانی آدمیوں کو دیکھا۔ خواب میں ہی ان کے دوست نے کہا کہ جو دائیں طرف والے ہیں وہ امام مہدی ہیں اور دوسرے آدمی کا ان کو پتہ نہیں چلا۔ تو کہتے ہیں کہ اس کے بعد ان پر واضح ہو گیا کہ آنے والا امام مہدی سچا ہے۔ اگر وہ نعوذ باللہ جھوٹا ہوتا تو میرے استخارے کے جواب میں میری خواب میں کیسے آجاتا۔ اس لئے میں نے بیعت کر لی۔

پھر مصر سے ایک خاتون ے مجھے لکھا۔ وہ لکھتی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے بعض خوبیوں سے نوازا ہے۔ چنانچہ میں نے خواب میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اور آپ کو دیکھا ہے اور خدا کی قسم ہے کہ مجھے اس وقت یہ بھی علم نہ تھا کہ اس وقت دنیا میں کوئی خلیفہ بھی موجود ہے۔ میں صرف استخارہ کر رہی تھی تو خدا تعالیٰ نے مجھے یہ دونوں شخصیات دکھائیں لیکن شیطان نے مجھے بہکا دیا اور اب خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس بہکاوے سے میں باہر نکل آئی۔ میری استقامت اور مغفرت کے لیئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔

پھر مراکش کی ایک خاتون فاہمی صاحبہ ہیں، وہ کہتی ہیں لقاء مع العرب کے ذریعہ سے تعارف ہوا۔ پھر لکھتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی بات گو کہ مدلل اور مطمئن کرنے والی ہوتی تھی اس کے باوجود تقریباً ہر پروگرام میں ہی وہ استخارہ کرنے اور خدا تعالیٰ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کے بارے میں دعا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتے تھے۔ چنانچہ میں نے استخارہ شروع کیا اور خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع علاقے میں لمبا اور بہت بڑا خیمہ لگا ہوا ہے اس خیمہ میں ایک شخص بہت غمزدہ اور حزین بیٹھا ہوا ہے۔ اتنے میں ایک شخص اس کے پاس آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تم اتنے دکھی کیوں ہو؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں میں لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہوں لیکن لوگ میری تصدیق نہیں کرتے۔ اس پر سوال کرنے والا شخص اسے کہتا ہے کہ میں تیری تصدیق کرتا ہوں۔ میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ اس رؤیا کے بعد میں نے کہا۔ اب جو ہونا ہے ہو جائے۔ اب مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً بیعت کر لی اور بیعت کے ساتھ پردہ کرنا بھی شروع کر دیا۔ پھر یہ یہاں بھی آئی تھیں۔ جلسہ کا جو نظارہ انہوں نے دیکھا اور خیمہ دیکھا۔ تو کہتی ہیں یہ ہو بہو وہی خیمہ تھا جہاں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اکیلے بیٹھے دیکھا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر آپ کو فرمایا تھا کہ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں۔

پھر مالی سے عبد اللہ صاحب معلم تحریر کرتے ہیں باما کو (Bamako) کے استاد (Dambele) دامبلے صاحب ہیں۔ وہ احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ جب بھی وہ احمدیہ ریڈیو ٹیلیفون کرتے تو جماعت کو گالیاں نکالنے لگ جاتے اور اگر انہیں ٹیلیفون کیا جاتا تو پھر بھی جماعت کو سخت گالیاں دیتے۔ اسی طرح کرتے ہوئے انہیں کافی عرصہ گزر گیا۔ ایک دن انہوں نے روتے ہوئے احمدیہ ریڈیو ٹیلی فون کیا جس کا نام 'ربوہ FM' ہے، اور بتایا کہ انہوں نے ایک رات پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا تھا اور جو نور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دیکھا ہے وہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ لہٰذا اب وہ جماعت سے صدقِ دل سے معافی مانگتے ہیں اور وہ اس بات سے ڈرتے ہی کہ اگر احمدیوں نے اسے معاف نہ کیا تو خدا بھی معاف نہیں کرے گا۔ اس پر معلم صاحب نے انہیں احمدیت میں شامل ہونے کی دعوت دی کہ حق واضح ہو گیا ہے تو اب بیعت کریں۔ چنانچہ انہوں نے احمدیت قبول کی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہوئے۔

پھر مالی ریجن کولی کورو (Koulikoro) سے یوسف صاحب، یہ معلم ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ریجن کو لیکورو (Koulikoror) کے گاؤں جالا کروجی کے ایک بزرگ پیدائشی مسلمان تھے۔ مگر مسلمان فرقوں کی طرف دیکھ کر انہیں سمجھ نہیں آتی تھی کون سا فرقہ خدا کی طرف سے ہے۔ بہت عرصہ حق کی تلاش کرتے رہے مگر آپ کو کہیں بھی حق نہیں ملا۔ ایک دن جب آپ نے احمدیہ ریڈیو 'ربوہ' لگایا تو اس پر معلم صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ اگر کوئی سچے مذہب کو جاننا چاہتا ہے تو خدا سے دعا کرے وہ خود اسکی راہنمائی کر دے گا۔ یہ طریق آپ کو بہت پسند آیا اور آپ نے اس پر عمل کرنے کے لئے چلہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے

نیت کی کہ جب تک خدا آپ کی راہنمائی نہ کرے اس وقت تک آپ کسی سے بات نہ کریں گے اور خدا سے دعائیں کرتے رہیں گے۔ چنانچہ یہ چلہ ابھی کچھ دن ہی کیا تھا کہ ایک دن خدا نے آپ کو دکھایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آپ کے گھر نازل ہوئے ہیں اور پیار سے آپ کے بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھا۔ یہ خواب دیکھتے ہی آپ کی آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد آپ کو یقین ہو گیا کہ تمام دنیا میں احمدی ہی حق پر ہیں۔ کیونکہ صرف یہی لوگ حضرت امام مہدی کی آمد کی خبر دیتے ہیں۔ اس خواب کے فوراً بعد آپ نے مالی کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور وہاں حضرت امام مہدی کی تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہی حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں جو کہ آپ کے گھر تشریف لائے تھے اور پھر بیعت کر لی۔

مالی سے ہمارے مربی سلسلہ بلال لکھتے ہیں کہ

احمدیہ ریڈیو سٹیشن سکاسو (Sikaso) میں ہمارے ایک احمدی بھائی تشریف لائے اور بتایا کہ ان کا ایک ہمسایہ آج ان کے گھر آیا اور رو رو کر معافی مانگنے لگا۔ جب اس نے ان سے وجہ پوچھی تو کہنے لگا کہ مجھے احمدیت سے شدید نفرت تھی اور جب بھی میں آپ لوگوں کا ریڈیو سنتا تھا تو سوائے گالیوں کے کچھ میرے منہ سے نہ نکلتا تھا۔ کل رات آپ کے مبلغ لائیو پروگرام کر رہے تھے اور اسکو سنتے سنتے اور دل ہی دل میں برا بھلا کہتے ہوئے سو گیا۔ مگر رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے خواب میں تشریف لائے اور مجھے خوب ڈانٹا۔ میں نے خواب میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگی کہ رسول اللہ مجھے معاف کر دیں۔ میں اب کبھی بھی احمدیوں کو برا بھلا نہیں کہوں گا اور آج سے میں بھی احمدی ہوں۔ اب اللہ کے فضل سے یہ بھائی پر جوش مبلغ بھی ہیں۔

مالی سے معلم عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ باماکو (Bamako) میں ایک طالبعلم بکری تراورے (Bakary Tarore) صاحب نے انٹرنیٹ پر احمدیت کے بارے میں مطالعہ شروع کیا اور مطالعہ کرنے کے ساتھ انہوں نے انٹرنیٹ پر فرانس جماعت سے رابطہ کیا۔ جماعت احمدیہ فرانس نے انہیں باماکو مشن ہاؤس کا رابطہ دیا۔ چنانچہ اس طالبعلم نے معلم صاحب سے رابطہ کیا اور چند سوالات پوچھے۔ سوالات کے جواب ملنے پر اس طالبعلم کو جماعت کی سمجھ آگئی مگر اس نے بیعت نہ کی۔ ایک دن وہ طالبعلم معلم صاحب کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ وہ بیعت کرنا چاہتا ہے کیونکہ اس نے رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا تھا جو اس کے گھر آئے تھے اور آپ علیہ السلام کے چہرہ پر نور ہی نور تھا اور وہ ایسا نور تھا کہ جیسا اس نے پہلے کہیں نہیں دیکھا۔ اس نے کہا کہ وہ اب نہ صرف بیعت کرتا ہے بلکہ جماعت کے ساتھ مل کر تبلیغ بھی کرے گا۔

پھر مالی ریجن کولیکورو سے وہاں کے مبلغ فاتح صاحب لکھتے ہیں کہ

میرے ریجن کولیکورو (Koulikoro) سے ایک بزرگ سعید کولیبالی صاحب (Saeed Coulibaly) ہمارے ریڈیو 'النور' آئے اور انہوں نے بتایا کہ ان کے آباؤ اجداد بت پرست تھے۔ اور ان سے بھی بتوں کی پوجا کروانا چاہتے تھے۔ مگر بچپن سے ہی آپ کی طبیعت بتوں کی پوجا کو پسند نہ کرتی تھی۔ چنانچہ جب آپ تھوڑے بڑے ہوئے تو انہوں نے بتوں کی پرستش سے صاف انکار کر دیا۔ جس پر آپ کے والدین اور تمام دیگر رشتہ دار ناراض ہو گئے۔ انہوں نے اس مخالفت کی کچھ پرواہ نہیں کی اور اسلام قبول کر لیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا انتظار تھا۔ کہتے ہیں اس انتظار کے لمبا عرصہ بعد ایک دن خواب میں دیکھا کہ سفید رنگ کے ایک بزرگ مالی سے شمال کی جانب نازل ہوئے ہیں اور ان بزرگ کو دیکھنے کے لئے بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ حضور علیہ السلام کا اتنا پُر نور چہرہ کیونکہ آپ نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس لئے آپ نے بے اختیار ہو کر اپنے آپ سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ تو آپ کے پیچھے کھڑے ایک شخص نے بتایا کہ یہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں جو کہ نازل ہو چکے ہیں۔ یہ نظارہ دیکھتے ہی آنکھ کھل گئی۔ اسکے بعد سے آپ کو یقین ہو گیا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں۔ مگر جب آپ نے مسلمان فرقوں کی طرف دیکھا تو ان میں سے کوئی بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر نہ دیتا تھا۔ اتفاقاً ایک دن آپ نے احمدیہ ریڈیو 'النور' لگایا تو اس پر حضرت امام مہدی کی آمد کی خبر بیان ہوئی۔ یہ خبر سنتے ہی ان کو یقین ہو گیا کہ یہی لوگ حق پر ہیں۔ اس خواب کے کچھ عرصہ بعد آپ نے احمدیہ مشن ہاؤس آکر اپنے تمام گھر والوں کے ساتھ بیعت کر لی اور جب یہاں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دکھائی گئی تو تصویر دیکھتے ساتھ ہی کہنے لگے کہ یہی وہ حضرت امام مہدی ہیں جو کہ انہوں نے خواب میں دیکھے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے دس ہزار فرانک سیفا کی بڑی رقم بطور چندہ بھی ادا کی اور بتایا کہ اب وہ خدا کا شکر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں حق پہچاننے کی توفیق

دی۔

یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں اور نشانات ہیں۔ اگر ان کو نشانات اور تائیدات نہ مانیں تو پھر یہ کیا چیز ہے جو لوگوں کے دلوں میں ایک ہلچل مچا رہی ہے۔ کاش کہ دوسرے مسلمان بھی اس بات کو سمجھیں اور اس حقیقت کو جاننے کے لیئے دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہیں اور مخالفت کے بجائے سیدھے راستے کی تلاش کی طرف جستجو زیادہ ہو تا کہ اللہ تعالیٰ ان کی بھی راہنمائی فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اُس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا اس لیے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزار ہا نشان ایک جگہ جمع کر دیئے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے اور محض افترا کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کر دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح خدا کا قائم کردہ سلسلہ نابود ہو جائے مگر خدا چاہتا ہے کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے جب تک کہ وہ کمال تک پہنچ جاوے۔"

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332)

آخر میں پھر مسلمان امت مسلمہ اور مسلمان ممالک کے لئے دعا کی درخواست کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ان میں، ان ملکوں میں امن اور سلامتی قائم فرمائے اور اس بات کو یہ تسلیم کر لیں کہ یہ امن و سلامتی اگر حقیقت میں قائم کرنی ہے تو اس کا صرف ایک ہی حل ہے، اللہ تعالیٰ نے جس امام مہدی کو بنا کر بھیجا ہے، جس کو امن قائم کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا ہے اس کو یہ قبول کر لیں۔ اس مسیح محمدی کی پیروی کریں جس کی پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی تھیں۔ تو یہی ایک حل ہے جو ان کی نجات کا ذریعہ ہے اور اس سے وہ فتنے اور فساد اور دکھوں سے رہائی پا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نظم

سعادت اکرم ----- کیلگری نارتھ ویسٹ

مجھے تیری قسم مولا مجھے اپنا بنالینا
میری ساری خطاؤں کو غفر سے پھر چھپالینا

میں پر تقصیر بندی ہوں، میں دنیادار بندی ہوں
میرے سارے گناہوں کو تو پھر یکسر مٹالینا

میری یادوں پہ طاری سب میرے اعمال بھاری ہیں
میرا جب معاملہ پہنچے تو ستاری دکھالینا

مجھے کچھ حوصلہ دینا۔ بڑھا دینا میری ہمت
میں جب باتیں سنوں کڑوی۔ دعاؤں میں لگالینا

میرے دل میں بہت کچھ ہے بیاں لفظوں میں ناممکن
نہیں کچھ بھی نہاں تجھ سے وہ سب خود سن سنالینا

مجھے نہ رولنا اور نہ کسی پر بوجھ ہو میرا
میرا جب وقت آئے تو محبت سے اٹھالینا

مزے میں نے چکھے سارے، تیرے فضلوں کے پھل کھائے
تیرے نعماء رہیں جاری مجھے قنعم بنالینا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات

آنسہ نواز_____مالٹن

خدا تعالیٰ کا تازہ کلام اور معجزات کس طرح حضرت مسیح موعودؑ پر نازل ہوئے جب خدا کی طرف سے کوئی بھی مامور آتا ہے تو اس کی صداقت کا یہی ثبوت دیا جاتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے غیب کی خبریں پاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

میری تائید میں خدا تعالیٰ کے نشانوں کا ایک دریا بہہ رہا ہے جس سے یہ لوگ بے خبر نہیں ہیں اور کوئی مہینہ شاذونادر ایسا گزرتا ہو گا کہ جس میں کوئی نشان ظاہر نہ ہو۔ ان نشانوں پر کوئی نظر نہیں ڈالتا۔ نہیں دیکھتے کہ خدا کیا کہہ رہا ہے۔ ایک طرف طاعون بزبانِ حال کہہ رہی ہے کہ قیامت کے دن نزدیک ہیں اور دوسری طرف خارق عادت زلزلے جو کبھی اس طور سے اس ملک میں نہیں آئے تھے۔ خبر دے رہے ہیں کہ خدا کا غضب زمین پر بھڑک رہا ہے اور آئے دن ایسی نئی نئی آفات نازل ہوتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے طور بدل گئے ہیں اور ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی بڑی آفت دکھلانی چاہتا ہے اور ہر ایک آفت جو ظاہر ہوتی ہے پہلے سے اس کی مجھے خبر دیجاتی ہے اور میں بذریعہ اخبار یا رسائل یا اشتہار کے اسکو شائع کر دیتا ہوں۔

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 199)

سورج کی دلیل اس سے زبردست اور کچھ نہیں کہ خود سورج موجود ہے۔ اسی طرح صادق اور راست باز کی صداقت کے دلائل میں سے ایک زبردست دلیل اس کا اپنا نفس ہے جو پکار پکار کر کہتا ہے۔ کہ مجھے دیکھو اور مجھے جھوٹا کہنے سے پہلے سوچ لو کہ کیا تم مجھے جھوٹا کہہ سکتے ہو۔ قرآن کریم اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔ (سورۃ یونس:17) اس دعویٰ سے پہلے میں نے تمہارے اندر ایک عمر گزاری ہے۔ کیا تم اس پر نظر کرتے ہوئے اس بات کو نہیں سمجھ سکتے کہ میرے جیسا انسان جھوٹ نہیں بول سکتا۔ بلکہ جو کچھ کہہ رہا ہے۔ سچ کہہ رہا ہے۔ میں نے اپنی ساری زندگی تم میں گزاری ہے۔ میں چھوٹا تھا اور تمہارے ہاتھوں میں بڑا ہوا۔ میں جوان تھا اور تمہارے ہاتھوں میں ادھیڑ عمر ہوا۔ میری خلوت و جلوت کے واقف بھی تم میں موجود ہیں۔ میرا کوئی کام تم سے پوشیدہ نہیں۔ اور کوئی قول تم سے مخفی نہیں۔ پھر کیا کوئی تم میں سے ہے جو یہ کہہ سکے کہ میں نے کبھی جھوٹ بولا ہو یا ظلم کیا ہو یا فریب کیا ہو۔ دوست اور دشمن سے میں نے امین و صادق کا خطاب پایا۔ پھر یہ کیا بات ہے کی کل شام تک تو میں امین تھا، صادق تھا۔ راستی پر فدا تھا بلکہ راستی مجھ پر فخر کرتی تھی مگر آج ایک دن میں ایسا تغیر ہو گیا کہ میں بدتر سے بدتر اور گندے سے گندا ہو گیا۔ یا تو کبھی آدمیوں پر جھوٹ نہ باندھا تھا یا اب اللہ پر جھوٹ باندھنے لگا۔

جس طرح رسول کریمؐ نے اپنے مخالفوں کو چیلنج پر چیلنج دیا کہ وہ آپ کی پہلی زندگی پر حرف گیری کریں۔ مگر کوئی شخص آپ کے مقابلے پر نہ آیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے دعوی کیا اور پھر اس دعوے کے مطابق متواتر مخالفوں کو چیلنج دیا کہ وہ آپ کے مقدس چال چلن کے خلاف کوئی بات پیش کریں۔ مگر باوجود بار بار مخالفوں کے اکسانے کے کوئی شخص آپ کے خلاف نہیں بول سکا۔ پس جس طرح رسول کریمؐ کا نفس ناطقہ آپ کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت تھا اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی پہلی زندگی آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔ جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

صداقت کا دوسرا معیار مدعی کے دعوی سے تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ الحاقہ آیات 45 تا 48 میں فرماتا ہے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے۔ **"اور اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔ سو اس صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اسے خدا کے عذاب سے بچا سکتا۔"**

یعنی اگر یہ مدعی جھوٹا ہوتا اور جھوٹے الہام بنا کر یہ کہتا کہ یہ الہام خدا نے کیا ہے تو ہم اسے پکڑ لیتے اور جلد ہلاک کروا دیتے۔ اسے اتنی مہلت نہ دی جاتی کہ وہ لوگوں کو مسلسل گمراہ کرتا رہتا۔ آنحضرت ﷺ دعوی نبوت کے بعد 23 سال زندہ رہے حضور کی یہ زندگی اس بارے میں معیار ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کا سلسلہ 43 برس تک جاری رہا۔ پس آپ کا اتنی مدت تک ہلاک نہ ہونا اس امر کی قطعی دلیل ہے کہ آپ بلاشبہ راست باز اور منجانب اللہ تھے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ (المجادلۃ:22) اللہ نے اپنی ذات پر فرض کر دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ نہ تو آپ کی ذاتی حالت ایسی تھی کہ آپ کا دعوی قبول کیا جاتا نہ آپ کا راستہ پھولوں کی سیج پر سے تھا کہ آپ کو اپنے مطلب میں کامیابی حاصل ہوتی اور نہ وہ خیالات جو آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے ایسے تھے کہ ان سے لوگوں کے خیالات کی ترجمانی ہوتی ہو کہ لوگ آپ کو مان لیں۔ پس باوجود ان تمام مخالف حالات کے اگر آپ نے کامیابی

حاصل کی تو یہ ایک خدائی فعل تھا نہ کہ دنیاوی اور طبعی سامانوں کا نتیجہ۔

پھر یہ کہ آپ کے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ نے بلا استثناء اور بلا انسانی ہاتھ کی مدد کے ہلاک کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کو بھی الہام تھا کہ انی مھین من اراد اھانتک۔ میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ بھی کرے گا۔ مثلاً چراغ دین جمونی، عبداللہ آتھم، لیکھرام، ڈاکٹر ڈوئی، وغیرہ کو ہلاک کر کے خدا نے آپ کی صداقت پر مہر ثابت کر دی۔

ایک اور دلیل آپکی صداقت کی جو کہ ہزاروں دلائل پر مشتمل ہے۔ یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت کثرت سے اپنے غیب پر مطلع کیا تھا۔ پس معلوم ہوا کہ آپ خدا کے فرستادہ تھے۔ خدا فرماتا ہے۔ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (الجن:27-28)۔ یعنی وہ غیب پر کثرت سے اطلاع نہیں دیتا مگر اپنے رسولوں کو۔ حضور نے اذن الٰہی سے ہزاروں پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ مثلاً۔ طاعون کی پیشگوئی زار کی حالت زار۔ آہ نادر شاہ کہاں گیا۔ ترقی جماعت کے متعلق پیشگوئی وغیرہ کو خدا نے اپنے وقت پر پورا کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو چار چاند لگا دیئے۔

حضور علیہ السلام پر خدا کی طرف سے کثرت سے نشانات کا ظہور

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

"خدا نے میری سچائی کی گواہی کیلئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے"۔

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 168)

نیز فرمایا: "جو معجزات مجھے دیئے گئے بعض ان میں سے وہ پیشگوئیاں ہیں جو بڑے بڑے غیب کے امور پر مشتمل ہیں کہ بجز خدا کے کسی کے اختیار اور قدرت میں نہیں کہ ان کو بیان کر سکے"۔ (روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 328)

نشانات اور معجزات کیا ہیں؟

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: معجزات ہمیشہ خارق عادت ہی ہوا کرتے ہیں ورنہ وہ معجزے کیوں کہلائیں اگر وہ صرف ایک معمولی بات ہو۔ اور علاوہ اس کے علم ہیئت کی کس نے اب تک حد بست کر لی ہے ہمیشہ نئے نئے عجائبات آسمانی ظاہر ہوتے ہیں کہ جن کے بھید کچھ بھی سمجھ نہیں آتے اور ایسے خارق عادت طور پر ظاہر ہوتے ہیں کہ عقل ان میں حیران رہ جاتی ہے۔ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ خدا نے میرے پر ظاہر کیا تھا کہ انگریزی مہینہ کی اخیر تاریخ میں ایک نشان آسمانی ظاہر ہو گا اور میں نے فی الفور اخباروں میں یہ پیش گوئی شائع کر دی تھی۔ چنانچہ جب اکتیسویں تاریخ مہینہ کی ہوئی تو ایک روشن ستارہ آسمان سے گرتا ہوا ہزاروں لوگوں کو دکھائی دیا اور ہر ایک نے یہی سمجھا کہ اسی کے گاؤں میں گرا ہے۔ (روحانی خزائن جلد 23 ص 412)

خدا کے پیاروں کا ظہور اصل میں خدا کی قدرت نمائی کے لئے ہوتا ہے:

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: لیکن یہ سب کچھ جو ظہور میں آیا یہ اس لئے ظہور میں نہیں آیا کہ اصل مقصود میری عظمت ظاہر کرنا تھا بلکہ اس لئے ظہور میں آیا کہ تا خدا تعالیٰ دین اسلام کی حجت دنیا پر قائم کرے۔ میں تو خود حیران ہوں کہ میں خود کچھ چیز نہ تھا لیکن میں خدا کے فضل اور نعمت کو کیونکر رد کروں۔ آخر جب کہ بڑے بڑے صدمات اسلام پر وارد ہو کر تیرھویں صدی پوری ہوئی اور اس منحوس صدی میں ہزارہا قسم کے اسلام کو زخم پہنچے اور چودھویں صدی کا آغاز شروع ہوا تو ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کی قدیم سنت کے موافق موجودہ مفاسد کی اصلاح اور دین کی تجدید کیلئے کوئی پیدا ہوتا۔ سو اگرچہ اس عاجز کو کیسا ہی تحقیر کی نظر سے دیکھا جائے مگر خدا نے اس امت کا خاتم الخلفاء اسی اپنے بندہ کو ٹھہرایا۔ (روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 330)

زندہ دین ہی معجزات کا دین ہے

فرمایا: درحقیقت دین وہی دین ہے جس کے ساتھ سلسلہ معجزات اور نشانوں کا ہمیشہ رہے تا اس دین کے پیرو کو بہت آسانی اور سہولت سے سمجھ آجائے کہ خدا موجود ہے لیکن جس دین میں خدا کے نشانوں کے ذکر کرنے کے وقت صرف قصوں کا حوالہ دیا جاتا ہے اس کے ذریعہ سے خدا کی معرفت کیونکر حاصل ہو؟ دوستو! خدا کے تازہ بتازہ نشانوں میں عجیب لذت ہے۔ اس لذت کی کیفیت ہم کیونکر بیان کر سکتے ہیں وہ کس قدر ایمان کی ترقی کا وقت ہوتا ہے جب کہ خدا کوئی غیب کی خبر ہمیں بتلا کر ثابت کرتا ہے کہ میں موجود ہوں اور ساتھ کسی مشکل کو حل کر کے ظاہر کرتا ہے کہ میں قادر ہوں اور ہمارے دشمن کو ہلاک کر کے اپنی وحی سے ہمیں مطلع کرتا ہے کہ میں تمہارا موید اور مددگار ہوں اور ہمارے دوستوں کی نسبت ہماری دعائیں مقبول کر کے ہمیں اطلاع دیتا ہے کہ میں تمہارے دوستوں کا دوست ہوں۔

(روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 335)

حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف اقسام کے نشانات

اب مَیں بموجب آیت کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ:12) اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے۔ میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو 16 جولائی 1906ء ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ اور اگر کوئی میری قسم کا اعتبار نہ کرے تو میں اس کو ثبوت دے سکتا ہوں۔ بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے ہر ایک محل پر اپنے وعدہ کے موافق مجھ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا۔ بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں اُس نے بموجب اپنے وعدہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کے میرے پر حملہ کرنے والوں کو ذلیل اور رُسوا کیا۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو مجھ پر مقدمہ دائر کرنے والوں پر اس نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مجھ کو فتح دی۔ اور

بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری مدتِ بعث سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے یہ مدت دراز کسی کاذب کو نصیب نہیں ہوئی۔ اور بعض نشان زمانہ کی حالت دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں یعنی یہ کہ زمانہ کسی امام کے پیدا ہونے کی ضرورت تسلیم کرتا ہے۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں دوستوں کے حق میں میری دعائیں منظور ہوئیں اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو شریر دشمنوں پر میری بددعا کا اثر ہوا۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری دعا سے بعض خطرناک بیماروں نے شفا پائی اور انکی شفا سے پہلے مجھے خبر دی گئی۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میرے لئے اور میری تصدیق کیلئے عام طور پر خدا نے حوادثِ ارضی یا سماوی ظاہر کئے اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری تصدیق کیلئے بڑے بڑے ممتاز لوگوں کو جو مشاہیر فقراء میں سے تھے خوابیں آئیں۔ اور آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا جیسے سجادہ نشین صاحب العلم سندھ جن کے مرید ایک لاکھ کے قریب تھے اور جیسے خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں والے اور بعض نشان اس قسم کے ہیں کہ ہزارہا انسانوں نے محض اس وجہ سے میری بیعت کی کہ خواب میں انکو بتلایا گیا کہ یہ سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے۔ اور بعض نے اس وجہ سے بیعت کی کہ آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ دنیا ختم ہونے کو ہے اور یہ خدا کا آخری خلیفہ اور مسیح موعود ہے۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو بعض اکابر نے میری پیدائش یا بلوغ سے پہلے میرا نام لیکر میرے مسیح موعود ہونے کی خبر دی جیسے نعمت اللہ ولی اور میاں گلاب شاہ ساکن جمالپور ضلع لدھیانہ۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جنکا دامن ہر ایک قوم کے مقابل پر اور ہر ایک ملک تک اور ہر ایک زمانہ تک وسیع چلا گیا ہے اور وہ سلسلہ مباہلات ہے جس کے بہت سے نمونے دنیا نے دیکھ لئے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 71)

حضرت مسیح موعودؑ کے چند خدائی نشانات کا تذکرہ

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک دفعہ میرا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہو گیا۔ غشی پر غشی پڑتی تھی اور میں اسکے قریب مکان میں دعا میں مشغول تھا اور کئی عورتیں اس کے پاس بیٹھی تھیں کہ یک دفعہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو۔ کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا۔ تب میں اس کے پاس آیا اسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو تین منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور نبض بھی محسوس ہوئی اور لڑکا زندہ ہو گیا۔ تب مجھے خیال آیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا احیاء موتیٰ بھی اسی قسم کا تھا اور پھر نادانوں نے اسپر حاشیے چڑھا دیئے۔ (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 265)

گستاخ رسول لیکھو کے بارہ میں نشان

فرمایا: یہ بات یاد رہے کہ اس جگہ ایک نشان نہیں بلکہ دو نشان ہیں (۱) ایک یہ کہ لیکھرام کے مارے جانے کی بذاتِ خود ایک عظیم الشان پیشن گوئی ہے جس میں اس کے مارے جانے کا دن بتلایا گیا ہے موت کی قسم بتلائی گئی۔ مدت بتلائی گئی وقت بتلایا گیا۔ (۲) دوسری یہ کہ باوجود ہزار کوشش اور سعی کے قاتل کا کچھ بھی پتہ نہیں لگا گویا وہ آسمان پر چڑھ گیا یا زمین کے اندر مخفی ہو گیا اگر قاتل پکڑا جاتا اور پھانسی مل جاتی تو پیشگوئی کی یہ وقعت نہ رہتی بلکہ اس وقت ہر ایک کہہ سکتا تھا کہ جیسے لیکھرام مارا گیا قاتل بھی مارا گیا مگر قاتل ایسا گم ہوا کہ نہیں معلوم کہ آیا وہ آدمی تھا یا فرشتہ تھا جو آسمان پر چڑھ گیا۔ (روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 184)

غرض اصل اور بھاری مقصد معجزہ سے حق اور باطل یا صادق اور کاذب میں ایک امتیاز دکھلانا ہے اور ایسے امتیازی امر کا نام معجزہ یا دوسرے لفظوں میں نشان ہے۔ نشان ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کے وجود پر بھی پورا یقین کرنا ممکن نہیں اور نہ وہ ثمرہ حاصل ہونا ممکن ہے کہ جو پورے یقین سے حاصل ہو سکتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 60)

اکثر گزشتہ نبیوں کے معجزات کی نسبت یہ معجزات اور پیشگوئیاں ہر ایک پہلو سے بہت قوی اور بہت زیادہ ہیں۔ اور اگر کوئی اندھا انکار کرے تو ہم موجود ہیں اور ہمارے معجزات اور پیشگوئیاں سبقت لے گئی ہیں تو اب خود سوچ لو کہ اس وحی الٰہی کو اضغاث احلام اور حدیث النفس کہنا درحقیقت تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت سے انکار کرنا اور اگر شک ہو تو خدا تعالیٰ کا خوف کر کے ایک جلسہ کرو اور ہمارے معجزات اور پیشگوئیاں سنو اور ہمارے گواہوں کی شہادت رویت جو حلفی شہادت ہو گی قلمبند کرتے جاؤ اور پھر اگر آپ لوگوں کیلئے ممکن ہو تو باستثناء ہمارے نبی ﷺ کے دنیا میں کسی نبی یا ولی کے معجزات کو ان کے مقابل پیش کرو لیکن نہ قصوں کے رنگ میں بلکہ رویت کے گواہ پیش کرو۔ مگر یاد رکھو کہ ان معجزات اور پیشگوئیوں کی نظیر جو میرے ہاتھ پر ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں کمیت اور کیفیت اور ثبوت کے لحاظ سے ہرگز پیش نہ کر سکو گے خواہ تلاش کرتے کرتے مر بھی جاؤ۔

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 462)

میرے سچے ہونے کی یہی نشانی ہے کہ جو مجھ سے وہ نشان ظاہر ہوتے ہیں جو انسانی طاقتوں سے برتر ہیں۔ (روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 276)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تمام تصانیف میں آپ پر ظاہر ہونے والے نشانات کا اور معجزات کا کثرت سے اظہار کیا ہے۔ اسی طرح ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بھی آپؑ نے بہت سے مقامات پر خدا تعالیٰ کا موعود نبی ہونے کے اعتبار سے بے شمار نشانات اور ان کے عالی شان ظہور کا ذکر فرمایا ہے۔ اس لیے یہ مضمون کوزے میں دریا بند کرنے کے مترادف ہے۔

خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں آپؑ کے ان تمام نشانات کو سمجھنے اور تبلیغ اسلام کو اپنی زندگی کا مقصد بنانے کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔

مکالمہ۔ خدا تعالیٰ سے محبت

امتہ الشکور چودھری۔۔۔۔۔ آٹواہ

کردار: دادی جان اور پوتی سارہ

سارہ کا کل ریاضی کا ٹیسٹ تھا۔ تیاری کرتے کرتے تھک گئی تو نیند آ گئی۔ اُس نے سوچا اب مجھے سو ہی جانا چاہئے ' صبح تازہ دم ہو کر باقی تیاری کر لوں گی۔ انشاءاللہ۔ صبح الارم بجا تو جلدی سے اُٹھ گئی۔ غُسل خانہ میں ہاتھ منہ دھو کر اُنہیں خُشک کر رہی تھی کہ ہچکیوں اور سسکیوں کی آواز سے چونک گئی۔ آہستہ آہستہ سہمی ہوئی دالان میں پہنچی تو دیکھا کہ دادی جان جائے نماز پر سجدہ ریز تھیں۔ یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اُن کے سینہ میں ہانڈی سی اُبل رہی ہو۔ اور اُن کی گریہ وزاری عرشِ معلّٰی تک پہنچ رہی ہو۔ وہ تھوڑی دیر وہاں رُکی ' دیکھا اور واپس اپنے کمرے میں آ کر ٹیسٹ کی بقیہ تیاری میں مصروف ہو گئی۔

آج دادی جان کی عبادت کا رنگ دیکھ کر سارہ کو بھی نمازِ فجر کا بہت مزا آیا۔ روح و بدن پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ آج کی عبادت سے اُس کی زندگی میں ایک انوکھا انقلاب آ گیا تھا۔ شام کو کالج سے جب گھر واپس پہنچی تو دادی جان کھانا کھانے میں مصروف تھیں۔ وہ ہمیشہ مغرب کی نماز سے قبل ہی کھانا تناول کرنا پسند کرتی تھیں۔ بعد نمازِ مغرب تسبیحات کے بعد جب وہ بیٹھ کر پاؤں دبانے لگی تو دادی جان کو سمجھ آ گئی کہ اتنی محبت سے جو پاس بیٹھی ہے ضرور سوالات کا پنڈورا کھولے گی۔ سلام و دعا کے بعد دادی جان نے شفقت سے سارہ کی طرف دیکھ کر پوچھا:

دادی جان: سارہ بیٹی آپ کا ٹیسٹ کیسا ہوا؟

سارہ: خدا کے فضل اور آپ کی دعاؤں سے بہت اچھا ہوا۔ الحمدللہ

دادی جان: الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ اعلیٰ کامیابیاں دے۔ آمین۔

سارہ: دادی جان آپ صبح خدا تعالیٰ سے کیا مانگ رہی تھیں؟

دادی جان: (دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جہاں سورۃ بنی اسرائیل کا رکوع 9 خوش خط اور خوبصورت لکھائی میں فریم شدہ آویزاں تھا۔ پیار سے سارہ کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے جذباتی آواز میں بتایا) میں خدا تعالیٰ سے خدا کو مانگ رہی تھی۔

سارہ: یعنی خدا تعالیٰ کا پیار؟ (دادی جان کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے پوچھا)

دادی جان: خدا تعالیٰ کا خاص ' سچا اور حقیقی پیار حاصل کرنے کے لئے میں نے بہت لمبا سفر طے کیا ' اور اب بھی کر رہی ہوں۔ لگتا ہے اب تک کا سفر کچھ بھی نہیں تھا۔ ابھی بہت سے مراحل باقی ہیں۔

سارہ: لقائے الٰہی کا سفر آپ نے کب اور کیسے شروع کیا؟

دادی جان: پیاری بیٹی جب میں قرآن کریم ناظرہ پڑھ رہی تھی تو امی جان ساتھ ساتھ میری تعلیم و تربیت کی غرض سے کسی کسی آیت کا ترجمہ بھی پڑھ کر سناتی تھیں۔ جیسے سورۃ البقرہ کی آیت 239 میں ہے کہ "تم (تمام) نمازوں کا اور (خصوصاً) درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو۔ اور اللہ کے لئے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ" امی جان تو بہت گہرائی میں جا کر سوچتی تھیں۔ مجھے سمجھایا کہ تم نمازوں کا خیال رکھو اور اُن کی نگرانی کرو۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ نماز تمہاری نگرانی کرے گی۔ یعنی اِس کے ذریعہ سے تم گناہوں اور غلطیوں سے پاک ہو جاؤ گی۔

سارہ: ماشاءاللہ۔ نماز اور تہجّد میں باقاعدگی کے لئے بھی آپ کو سمجھایا ہو گا۔

دادی جان: امی جان نے وضو ' تیمّم ' نماز اور تہجّد کے تمام طریقے اور احکامات قرآن مجید سے بچپن میں ہی سکھا دیئے تھے۔ وہ سب تو اِس وقت میں آپ کو سکھا نہیں سکتی ہاں چند حوالے میری ڈائری میں درج ہیں ' وہ نوٹ کر لیں۔ جب وقت ملے تفسیرِ صغیر سے ترجمہ ضرور پڑھ لینا۔ سورۃ النساء: 44، 102، 104، 126

سورۃ المائدہ: آیت نمبر 7 میں وضو اور تیمّم کا طریقہ درج ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل: 80، 79 سورۃ طٰہٰ: 15۔ سورۃ الحج: 27۔ سورۃ النور: 57۔ سورۃ العنکبوت: 46۔ سورۃ الجمعہ: 10۔ سورۃ المزمّل: 3 تا 10، 20-21۔ سورۃ الماعون: 5 تا 8

سارہ: جزاک اللہ دادی جان۔ میں مندرجہ بالا آیات پڑھ کر عمل کرنے کی کوشش کروں گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ اب مجھے اپنے بچپن کا کوئی ایمان افروز واقعہ بتائیں۔

دادی جان: بچپن سے ہی کانوں میں یہ آوازیں پڑی تھیں کہ خدا تعالیٰ ہماری دل سے مانگی ہوئی دعاؤں کو سُنتا ہے۔ بچے کو جب بھوک لگتی ہے تو وہ رو رو کر ماں سے دودھ مانگتا ہے تو خدا تعالیٰ ماں کی چھاتیوں میں دودھ اُتار دیتا ہے۔ اسی طرح اگر ہم

بھی بارگاہِ الٰہی میں رو رو کر اپنی حاجت بیان کریں تو وہ دل کی مرادیں پوری کرتا ہے۔

پیاری بیٹی! جب میں سات یا آٹھ سال کی تھی تو میری امی جان شدید بیمار ہو گئیں۔ اُنہیں ہسپتال داخل کروانا پڑا۔ نمازِ عشاء میں مَیں نے خدا تعالیٰ کے حضور خوب آہ وزاری کی۔ گڑگڑا کر اپنی امی جان کے رُو بصحت ہونے کے لئے دعائیں کیں اور شفا کی آس لگائے سو گئی۔ صُبح خواب میں ایک بزُرگ کو دیکھا جو مجھے میری امی جان کے صحت یاب ہونے کی خوشخبری دے رہے تھے۔ صُبح جب نمازِ فجر کے لئے بیدار ہوئی تو میری امی جان صحت یاب ہو کر ہسپتال سے گھر آچکی تھیں۔

سارہ: سبحان اللہ۔ اِس طرح تو آپ کو یقینِ کامل حاصل ہو گیا ہو گا۔

دادی جان: درست کہا بیٹی۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا "میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے"۔ نماز تو ارکانِ اسلام میں سے دوسرا اہم رُکن ہے۔

سارہ: مجھے یاد آیا حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! جس نے میرے دوست سے دشمنی کی میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ میرا بندہ جتنا میرا قُرب اِس چیز سے 'جو مجھے پسند ہے اور میں نے اِس پر فرض کر دی ہے' حاصل کر سکتا ہے اُتنا کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتا اور نوافل کے ذریعہ سے میرا بندہ میرے قریب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ اور جب میں اُس کو اپنا دوست بنالیتا ہوں تو اُس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سُنتا ہے' اور اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے' اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ یعنی میں ہی اُس کا کارساز ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اُس کو دیتا ہوں۔ (بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

دادی جان: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب خلیفہ منتخب ہوئے۔ شرائطِ بیعت دہرائی تو ایک خاص قسم کا دل پر اثر ہوا۔ شرائطِ بیعت کے الفاظ تو لجنہ کے نصاب میں شامل تھے۔ کیا آپ کو یاد ہیں؟ اگر یاد ہیں تو سنائیں آپ کو انعام ملے گا۔

سارہ: دادی جان مجھے یاد ہیں۔ ہر سال تو جلسہ سالانہ پر دہراتے ہیں۔

دادی جان: صرف تیسری شرط سنادیں۔

سارہ: جی دادی جان تیسری شرط ہے "بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نمازِ تہجّد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کے حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا"۔

دادی جان: شاباش! یہ لو اپنا انعام۔ یہ "ہار" میں نے تمہارے لئے خریدا تھا۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے انعام دینے کا موقع بھی مل گیا۔

سارہ: جزاک اللہ دادی جان! آپ بہت اچھی ہیں۔ آپ کی شفقت سے ہی ہمیں دعائیں' سورتیں' حدیثیں اور قصیدہ یاد ہوا۔ آپ ہماری بہت حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ اچھا اب ہم نماز پڑھتے ہیں۔ باقی باتیں پھر انشاء اللہ چند دن بعد۔

سارہ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دادی جان: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ پیاری بیٹی کیا حال ہے؟ اور ٹیسٹ کیسے ہوئے؟

سارہ: دادی جان میں بالکل ٹھیک ہوں اور ٹیسٹ بھی سارے ٹھیک ہوئے ہیں۔ الحمد للہ۔ آج چھٹی ہے اس لئے سوچا تھوڑا سا وقت آپ کے ساتھ گزاروں۔

دادی جان: آج گرمی ہے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پانی پینے کو دل کرتا ہے۔ اسی طرح سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے ملنے کی پیاس ہے۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد بارگاہِ عالی جناب میں ہم سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور اُس کے دیدار کی پیاس بجھانے کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔

سارہ: آپ نے کتنی اچھی مثال دی ہے۔ فرض نمازوں کے علاوہ آج مجھے سُنن اور نوافل کے متعلق بھی کچھ بتائیں۔

دادی جان: سُنن اور نوافل' فرائض میں اگر کوئی کمی رہ جائے تو اُس کی تکمیل کرتے ہیں۔ نوافل قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہیں۔ تہجّد ہمیشہ پچھلی رات کو اُٹھ کر پڑھتے ہیں اور اکثر لوگ عشاء کی نماز کے بعد پڑھتے ہیں۔ لیکن اگر تہجّد کے لئے اُٹھنا ہے تو بہتر ہے کہ صبح ہی پڑھیں۔ اِسی طرح نمازِ تراویح بھی کوئی الگ نماز نہیں ہے۔ رمضان المبارک میں اکثر لوگ اب عشاء کے بعد پڑھنے لگ گئے ہیں۔ بہتر ہے کہ صبح اُٹھ کر نوافل ادا کئے جائیں یعنی پہلے آٹھ رکعت اور پھر تین رکعت وتر۔

سارہ: اِس کے علاوہ بھی آپ بہت ساری نمازیں پڑھتی ہیں' وہ بھی بتائیں۔

دادی جان: نمازِ اشراق' نمازِ چاشت' نمازِ زوال' نمازِ استسقا' نمازِ استخارہ' نمازِ حاجت' نمازِ کسوف و خسوف' نمازِ جنازہ اور نمازِ تسبیح وغیرہ۔

سارہ: دادی جان عیدالضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز کے علاوہ نمازِ جُمعہ بھی تو ہم پڑھتے ہیں۔ اِتنی نمازوں کے نام سُن کر مجھے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی ایک نظم بعنوان "نماز" یاد آگئی ہے کہیں تو چند اشعار سُناؤں؟

دادی جان: ضرور سُناؤ۔ عیدین کے نام تو آپ کو آتے ہی تھے اِسی لئے میں نے نہیں بتائے۔

سارہ:

منکر و فحشاء سے انساں کو بچاتی ہے نماز رحمتیں اور برکتیں ہمراہ لاتی ہے نماز

پاکیزگی اور طہارت وقت کی پابندیاں — قدر دانوں کو سبق ایسے پڑھاتی ہے نماز
دل نمازی کا گر فتارِ گُنہ کیونکر ہو — جب اُس میں ہر دم یادِ مولیٰ کی رچاتی ہے نماز
حشر کے دن سب سے پہلے آئے گی میزان پر — دیکھنا پھر کس طرح سے بخشواتی ہے نماز

دادی جان: شاباش بہت اچھے اشعار سنائے ہیں۔ اب ایک اور انعام ملے گا۔

حضرت رسول کریم ﷺ کی ایک دعا سَجَدَ لَکَ رُوْحِی وَ جَنَانِی مجھے بہت پسند ہے۔ اس کا ترجمہ ہے "میری روح اور میرا دل تیرے حضور جھک گئے"۔ پیغمبرِ خدا نے نہایت عاجزی اور انکساری سے خدا میں فنا ہو کر اُس کے ہر نقش کو قبول کیا، تبھی تو خدا کی قُدرتیں اس کے ذریعہ ظاہر ہوئیں۔ آپ کی دعا سے بادل برسے، آندھیاں چلیں اور قحط سالیاں دُور ہوئیں۔ آپ کی دعا کی برکت سے عُمروں میں غیر معمولی برکت ہوئی۔ آپ ہی کی دعا سے دُشمنوں نے موت کا پیالہ چکھا اور اپنوں نے ابدی زندگی پائی۔ آپ کی دعاؤں ہی کے نتیجہ میں بڑی بڑی حکومتیں پاش پاش ہوئیں اور مسلمانوں کو قیصر و کسریٰ کے محلّات کی چابیاں تفویض کی گئیں۔

سارہ: حضرت رسول کریم ﷺ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا "ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجّد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اُس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا۔ اُس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچّے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اُس وقت تک ایک شخص خوابِ راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اس وقت کا اُٹھنا ہی ایک دردِ دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رِقّت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیتِ دعا کا موجب ہو جاتے ہیں لیکن اگر اُٹھنے میں سُستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز میں نہیں، کیونکہ نیند تو غم کو دُور کر دیتی ہے"۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 182)

دادی جان: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے کئی جگہ پر ذکر کیا ہے کہ "میں نے دیکھا ہے کہ سردی کا موسم ہے، سرد ہوا چل رہی ہے اور بوندا باندی ہو رہی ہے۔ ایک مزدور چوکیدار کہتا ہے، خبردار ہوشیار وہ باہر پھرتا ہے پھر کیسے افسوس اور تعجّب کی بات ہے کہ وہ چند پیسوں کے لئے اتنا محتاط اور اپنے فرض کو ادا کرتا ہے، اور ہم خدا کے بے انتہا فضلوں کو لے کر بھی تہجّد کے لئے نہ اُٹھیں"۔

(حقائق الفرقان جلد اوّل و دوم صفحہ 305)

سارہ: دادی جان! آج سے میرا وعدہ ہے کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ پانچوں نمازیں وقت پر اور تہجّد بھی پڑھوں گی۔

دادی جان: مجھے اپنی سعادت مند پوتی سے یہی توقّع تھی۔ بیٹی! جب ہم اپنے بزرگوں اور خلفاء کے حالاتِ زندگی اور ارشادات پڑھتے ہیں تو دل میں ایک خاص سچّا جذبہ اور بیداری پیدا ہو جاتی ہے، جیسا کہ آنحضرت ﷺ ہمیشہ کثرت سے نوافل ادا کرتے تھے۔ اُن کے نقشِ قدم پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی یہی طریق اختیار کیا اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام، اُن کے خُلفاء اور ہمارے بزرگوں نے بھی اس سنّت کو جاری رکھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سارہ: آمین دادی جان۔ نمازِ عشاء کے بعد جلدی سو جاؤں گی اور میرا آپ سے وعدہ ہے کہ سورۃ بنی اسرائیل کے رکوع 8 وَ مِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ زبانی یاد کر کے تلاوت کروں گی اور اِس پر عمل بھی کروں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دادی جان: ہمارا مذہب اسلام آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ تمام مشکلات کا حل اور علاج اس میں موجود ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "اگر کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی ایسی وجہ ہو کہ وہ تہجّد کے نوافل ادا نہ کر سکے تو وہ اُٹھ کر استغفار، درود شریف اور الحمد شریف ہی پڑھ لیا کرے"۔ (الحکم اپریل 1902)

سارہ: یہ تو بہت اچھا ہے بیماروں، بوڑھوں اور کمزوروں کے لئے۔ کیونکہ عبادت کی اصل غرض تو اسلامی شریعت اور قرآن کریم کی تعلیمات پر دل، زبان اور عمل سے گواہی دینا ہے کہ دل میں خدا ہے، زبان اُس کی حمد کے گیت گاتی ہے اور جسم اُس کے حضور سجدہ ریز ہے، یعنی ہمارے رکوع و سجود میں صرف اور صرف باری تعالیٰ ہے۔

حضرتِ باری کو پہلے آسماں پر ہر سحر
عرش سے وقتِ تہجّد کھینچ لاتی ہے نماز
اے خدا! ہم کو عطا کر اور ہماری نسل کو
نعمتیں اور بخششیں جو جو بھی لاتی ہے نماز

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ)

جواب: بوجھو تو جانیں

1. Q
2. چھ سائیڈز
3. شکاگو
4. انڈیا، جے پور
5. پاکٹ واچ رکھنے کے لئے تھی

اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ

رضوانہ سلمٰی------بریڈفورڈ

محسن انسانیت کا فرمان ہے۔حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ اَلنِّسَآءُ وَالطِّیْبُ

یعنی اے لوگو تمہاری دُنیا کی چیزوں میں سے دو چیزیں مجھے زیادہ محبوب ہیں۔ایک عورت اور دوسری خوشبو۔(الشفاء القاضی عیاض)

اپنے آقا کے ان الفاظ پر عورت جس قدر بھی فخر کرے یہ اسکا حق ہے۔مگر ظاہر ہے کہ خدا کی ہر نعمت اپنے ساتھ مخصوص ذمہ داریاں بھی لاتی ہے۔جن کو عورت بیٹی، بہن اور بیوی کی شکل میں ادا کرتی ہے۔پر جب یہ آبگینوں جیسا وجود ماں کے روپ میں آتا ہے۔تو فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق

اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ

یعنی جنت ماں کے قدموں تلے ہے کی نوید سنائی جاتی ہے۔

اس مضمون کو پڑھنے والی ہر ماں اپنا جائزہ لے کہ کیا واقعی ہمارے پاؤں تلے جنت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا

کہ اس حدیث مبارکہ کے بہت عام معنی یہ لیے جاتے ہیں۔کہ عورت کا ادب کرو، عورت کی دُعائیں لو، مردوں اور بچوں کو یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ اپنی جنت اپنی ماؤں کے پاؤں تلے تلاش کرو۔۔۔۔۔۔پس جنت کی خوشخبری سے یہ مراد نہیں تھی کہ لازماً ہر ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہی جنت ہے۔مراد یہ ہے کہ خدا توقع رکھتا ہے کہ اے مسلمان عورتو! تمہارے پاؤں تلے سے جنت پھوٹا کرے اور جہاں تمہارے قدم پڑیں وہ برکت کے قدم پڑیں اور تمہاری اولادیں اور تم سے تربیت پانے والے ایک جنت نشان معاشرے کی تعمیر کریں"۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ صفحہ 69)

آپؒ مزید فرماتے ہیں

ایسی مائیں جو اپنے بچوں کو چپ کرانے کی خاطر جھوٹ بول دیتی ہیں، یا ساتھ نہ لے جانے کے لیئے بہانہ بنا دیتی ہیں۔ایسی مائیں ہمیشہ جھوٹی نسلیں پیدا کرتی ہیں۔۔۔۔وہ سمجھتی ہیں کہ بچے کو ٹالنا معمولی بات ہے۔یہ تو کوئی گناہ ہی نہیں۔۔۔۔ایسی مائیں نہیں جانتیں کہ وہ بچے کا مستقبل خود اپنے ہاتھوں سے ہمیشہ کے لیئے برباد کر دیتی ہیں۔(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ صفحہ 78)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ بعض احمدی مائیں یہ بھی لکھتی ہیں کہ ہماری اولاد کی نظریں بدل گئی ہیں۔ان میں احترام نہیں رہا۔ہم اسکا کیا علاج کریں۔

آپؒ نے فرمایا: بات یہ ہے کہ ہر وہ ماں جو بچے کو صرف پیار ہی نہیں دیتی بلکہ شروع ہی سے اس کے اندر انصاف اور توازن پیدا کرتی ہے۔وہ حقیقت میں مستقبل کے لئے اسکے اندر جنت پیدا کر رہی ہوتی ہے۔جو ماں اپنی اولاد کو صرف محبت دیتی ہے اور اس محبت کے نتیجہ میں وہ سمجھتی ہے کہ اُس نے اُسے سب کچھ دے دیا وہ ایک غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ایسی محبتیں جو محض محبت کا رنگ رکھتی ہوں اُن میں نظم و ضبط کی کوئی رَگ شامل نہ ہو جن میں مضبوط تقاضے نہ ہوں۔ایسی محبتیں اولاد کے فائدے کی بجائے اُسے نقصان پہنچا دیتی ہیں"۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ صفحہ 76)

اگر ایسا نہ ہو تو ہر گز محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے متعلق یہ بلند توقع نہ رکھتے کہ

"جنت ماں کے قدموں تلے ہے"

عورتوں کو بار ہا پیارے خلفائے وقت کی طرف سے یہ نصائح فرمائی گئیں۔

کہ تقوی اختیار کرو، دُنیا اور اسکی زینت سے دل نہ لگاؤ اپنے خاندانوں پر فخر نہ کرو، کسی دوسری عورت کو حقیر نہ جانو کہ وہ تم سے علم یا دولت میں کم تر ہے۔کوشش کرو کہ خدا کے فرائض نماز، زکوۃ وغیرہ میں سستی مت کرو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دو، تا اپنے گھر اور اولاد کے لئے اچھے نمونے قائم کر سکو۔

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر

پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا (بہادر شاہ ظفر)

پھر حضرت مسیح موعودؑ نے ماؤں کو اپنے بچے میں بچپن سے ہی خدا تعالیٰ کی محبت راسخ کرنے کے لیئے ایک نہایت اعلیٰ نصیحت فرمائی۔

"خدا کی محبت ایک فرضی چیز نہیں ہے۔اُس کے آثار ظاہر ہوا کرتے ہیں۔جب پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں تو آثار ضرور ظاہر ہوتے ہیں۔جب بارش آنے لگے اُس وقت بھی آثار ظاہر ہوا کرتے ہیں، اچانک نہیں آجایا کرتی"۔

(بقیہ صفحہ نمبر 23 پر)

قسط نمبر2

ایک گھریلو عورت کا طریقِ تبلیغ

آسیہ ناصر بٹ_____احمدیہ ابوڈ آف پیس

موعودِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل کو خدا تعالیٰ نے بانیٔ اسلام اور تبلیغ اسلام کے لیئے اس قدر محبت اور جوش سے بھرا ہوا تھا کہ آپؑ فرماتے ہیں

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے، لوگوں کو بچالیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں۔ خواہ مارے ہی جاویں"۔(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219)

ایک داعی الی اللہ کی حیثیت سے آپؑ کی زندگی کا مطالعہ اور آپؑ کی تحریرات کو پڑھنا ایک روحانی پانی کا کام کرتا ہے اور پھر اپنی زندگی اور جان کی کچھ پرواہ نہیں رہتی اور صرف خدا تعالیٰ کا پیغام صحیح رنگ میں اُس کی مخلوق تک پہنچانا زندگی کا مقصد بن جاتا ہے۔

پیاری بہنو! یہاں مختصراً میں یہ ذکر بھی کر دوں کہ احمدی ہونے کے بعد بہت عرصہ تک خاکسار کو حضرت مسیح موعودؑ کو نبی ماننے میں ہچکچاہٹ رہی لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اس روک کو میرے دل سے دور کر دیا اور مجھے نبی کی حیثیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود باجود کو تسلیم کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی اثناء میں مجھے آپؑ کی تحریرات کو پڑھنے کی طلب محسوس ہوئی۔ یُوں میرے دن رات اسی کام کے لیے وقف ہو گئے۔ میرا ہر لمحہ آپؑ کی کتابوں کی آڈیو سُننے اور اعتراضات کے جوابات تلاش کرنے میں صَرف ہونے لگا۔ اسی دوران مَیں نے اپنے مزاج میں دوسروں کی بات تحمل سے سُن کر اُس کا مناسب جواب دینے کی استطاعت بھی پائی۔

کیونکہ آپؑ کی تحریرات ہی ہمیں بتاتی ہیں کہ کس طرح تبلیغ کرنی ہے۔ کس طرح نرمی سے بات کرنی ہے اور صبر اور حوصلے سے دوسرے کی تلخ سے تلخ بات بھی سُننی ہے۔ گالی کا جواب گالی سے نہیں دینا اور پھر اسی طرح خلفائے احمدیت نے بھی اپنے اپنے عہد میں اسی طرح کی نصائح فرمائیں۔ سو جب مَیں نے ان باتوں کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ لیا۔ تب درج ذیل باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے پیغام حق پہنچانے کی ٹھانی۔

مَیں جب کبھی کوئی کتاب پڑھ رہی ہوتی تو موضوع کی مناسبت سے وہاں ایک چھوٹا سا کاغذ رکھ دیتی کہ یہ بات کونسے غیر احمدی رشتہ دار کے لیے ہو سکتی ہے۔ اور اُس کا نام بھی لکھ دیتی۔

اس کے علاوہ ایم ٹی اے کے متفرق پروگراموں کے علاوہ راہِ ہُدیٰ پر آنے والے سوالوں کو کسی حد تک یاد رکھنے کی کوشش کرنے لگی۔

پھر جماعت احمدیہ کینیڈا کا ریڈیو پروگرام Voice Of Islam باقاعدگی سے سُننے کا اہتمام کیا۔ ساتھ ہی ساتھ دعاؤں کے ایک لامتناہی سلسلہ کا آغاز ہوا۔ تاکہ جب کسی سے بات کرنے لگوں تو خدا تعالیٰ دین کی سچائی کی خاطر مجھے اپنا ساتھ عطا فرمائے اور بہترین بات کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز میری کمزوریوں کی پردہ پوشی بھی فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تقاریر کو سُن کر چھوٹے بچوں والی غیر از جماعت بہنوں کے لیئے مختصر پیراگراف تیار رکھتی تاجب بھی اُن سے بات ہو میری بات / میرا پیغام اُن تک پہنچانے کے لئے تیار ہو۔

اسی طرح ایم ٹی اے پر آنے والی ایسی تقاریر جو کوئی اختلافی پہلو نہ رکھتی ہوں جیسا کہ سیرت النبیؐ یا دیگر اصلاحی اور تربیتی عنوانات۔ اُن کا بھی حوالہ درج کر لیتی تاکہ رُجحان رکھنے والوں کو بھجوا سکوں۔

بعض اوقات کوئی کتاب پڑھتے ہوئے اگر کسی غیر از جماعت رشتہ دار کا فون آجاتا تو باتوں باتوں میں اُس کتاب کو اُنہیں پڑھ کر سُنانا شروع کر دیتی یہاں تک کہ مسلسل پڑھنے کے باعث بعض اوقات میرا گلا خشک ہونے لگتا لیکن میں پانی پینے کے لیئے بھی نہ رُکتی تھی کہ کہیں سننے والے کی توجہ نہ ہٹ جائے اور یُوں مسلسل دعا کے سہارے کسی نہ کسی رنگ میں اپنی بات پہنچانے میں کامیاب ہو جاتی۔

جب میں نے باقاعدگی سے لجنہ کے پروگراموں میں جانا شروع کیا تو ہفتہ وار کلاسز میں پڑھی جانے والی کُتب کو مجھے بھی کلاس میں پڑھنے کے لئے موقعہ ملنے لگا

اس پر میں اپنی زیادہ پڑھی لکھی یا دین سے زیادہ رغبت رکھنے والی غیر از جماعت بہن کو فون کر کے اُس سے مضمون کے صحیح تلفظ اور ادائیگی کے لیے مدد لے لیتی۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ جان بوجھ کر معمولی غلطی کے ساتھ پڑھتی تا کہ جان لوں کہ سُننے والے کی توجہ کس حد تک شامل ہے۔اس طرح مضمون کی عمدہ تیاری بھی ہو جاتی اور موضوع کے اعتبار سے بات چیت بھی ہو جاتی اور میں اپنی غیر از جماعت بہن کے وقت دینے اور میرے مضمون کی اچھی تیاری کروانے کے لئے بھرپور شکریہ بھی ادا کر دیتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھتے ہوئے کچھ ایسے اقتباس الگ کر لیتی جن کے بارے میں غیر احمدی مولویوں نے بڑے بڑے جھوٹ بولے ہوئے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مریمی کیفیت کے نزول کے حوالے پر اعتراض کیا جاتا ہے اور دیگر بہت سے ایسے اقتباس(جو ٹکڑوں کی صورت میں اعتراض بنا کر عوام کے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں)اُن سے پہلے کی تحریر سُننے والے کو پڑھ کو سُناتی، حوالہ بتاتی اور پھر اُن کا اُس پر جواب پوچھتی جو کہ عموماً مثبت رنگ ہی رکھتا۔اس طرح مزید بات کرنے کا موقع مل جاتا۔

MTA پر براہِ راست خطبہ آنے سے قبل بعض اوقات میں اپنی کسی غیر از جماعت بہن کو فون کر لیتی اور جب بات کرتے کرتے اذان کی آواز آتی تو ٹی وی کے قریب آ کر بیٹھ جاتی اور بتا دیتی کہ اب میں بات نہیں کروں گی خطبہ براہ راست نشر ہو رہا ہے اب صرف سُننا ہے۔اس پر اکثر میری بہنیں اجازت لینے کا کہتیں لیکن میں اُنہیں یہی کہتی کہ یہاں نیکی کی بات سُننے کو ملے گی اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ اور دینِ اسلام کی بات ہی تو ہے اگر وقت ہے تو سُننے میں کیا حرج ہے۔اس پر اکثر بہنیں سُن لیتیں لیکن کبھی کبھی مَیں خدا حافظ بھی کہہ دیتی کہ کسی کو زیادہ مجبور نہ کروں۔ساتھ ہی ساتھ ایم ٹی اے کے بارے میں بھی کچھ آگاہی دِلا دیتی کہ اگر کبھی ایم ٹی اے دیکھنے کا اتفاق ہو تو اپنے ساتھ دوپٹہ ضرور رکھیں کیونکہ یہ مسلم ٹی وی احمدیہ ہے۔اور اکثر اوقات تلاوت لگی ہوتی ہے اور بچوں کے ساتھ دیکھنے کے لیئے بہت بہترین چینل ہے کہ یہاں کے پروگرام کبھی بھی کسی بھی مجلس میں سُنے اور دیکھے جاسکتے ہیں۔کسی اشتہار وغیرہ کی وجہ سے چینل بدلنا نہیں پڑے گا بلکہ علم و معرفت کے ایسے خزانے ملیں گے کہ جنہیں خود بخود دل تسلیم کرے گا اور خدا تعالیٰ سے قربت کا باعث بھی ہو گا۔

آج بھی میری غیر از جماعت بہنیں مجھ سے اظہارِ افسوس کرتیں اور اپنے غم کا اظہار کرتیں کہ کیوں آپ احمدی ہو گئی ہیں اور یہ کہ ہمارے دل میں آپ کے لیئے بہت درد ہے کہ آپ غلط راستے پر چل پڑی ہیں اور آپ ڈرتی نہیں کہ سارے علمائے اسلام احمدیوں کو نعوذ باللہ کافر کہتے ہیں۔لیکن آپ احمدیت پر مضبوطی سے قائم ہیں۔جس پر عموماً میرا پہلا جواب اُن کے سامنے شرائط بیعت کو رکھنا ہوتا اور مَیں اُن کے سامنے واضح طور پر یہ بات رکھتی کہ شرائط بیعت کو پڑھتے وقت اگر کہیں بھی آپ کو یہ لگے کہ خدا اور رسولؐ کی بات سے اختلاف رکھنے والی کوئی بات ہے تو مجھے ٹوک دیں۔کیونکہ اُن میں موجود ہر بات نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔جیسا کہ ایک سچے مسلمان کے لئے تیسری شرطِ بیعت میں موجود تمام باتوں پر بھرپور عمل کرنا کوئی آسان کام نہیں۔اور دوسری بات یہ کہ اگر تمام علمائے اسلام احمدیوں کو غلط سمجھتے ہیں تو پھر تو وہ خود ہی ناجی اور ناری فرقوں میں فرق بھی واضح کر دیتے ہیں۔

پیاری بہنو! اس طرح میری روزمرہ زندگی کی باتیں تو بہت سی ہیں مگر اپنی بات کو اختتام پر لاتے ہوئے میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ یقین کریں کہ صرف اگر ہمارے دل تبلیغ کے لیئے تیار ہو جائیں تو خدا تعالیٰ خود بخود راستے فراہم کرتا جاتا ہے بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم کبھی بھی سُست نہ پڑیں۔

پاکستان میں ہم پر کس قدر پابندیاں ہیں۔یہاں تک کہ کوئی تبلیغی پیغام بھی نہیں بھیج سکتے۔لیکن اس ملک میں خدا تعالیٰ کا کتنا فضل و احسان ہے کہ ہمیں دین کی بات کرنے کی پوری آزادی ہے۔ہمیں چاہیئے کہ ہم تبلیغ پر صحیح طریق پر توجہ دیں اور دعوت الی اللہ کریں۔اس ملک میں موجود دنیاوی آسائشوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے بنیں۔کیونکہ خدا تعالیٰ کے نام پر جب بھی انسان نیک نیتی کے ساتھ اور دردِ دل سے سچی بات کرتا ہے تو ضرور وہ بات دوسرے کے دل پر اثر کرتی ہے۔پس ہمیں مایوس نہیں ہونا بلکہ ہمیشہ قدم آگے بڑھانا ہے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اس پیغام کو آگے سے آگے پہنچاتے چلے جانا ہے۔احمدیت زندہ باد۔

(بقیہ از صفحہ نمبر 19)

ورنہ

بن دیکھے کس طرح کسی مہ رُخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل

”پس وہ مائیں جو خدا کی سمت میں حرکت کر رہی ہوں انکے اور انکے بچوں میں یہ پاک تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں۔ (حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ صفحہ 23)

یقیناً احمدی مائیں اس بات کی اہلیت رکھتی ہے،اور پیارے رسول ﷺ کی توقعات کو پورا کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے۔کہ اپنے گھروں کو جنت نظیر بناتے ہوئے دُنیا میں جنت کے نمونے قائم کرنے والی بنے۔

خدا کرے کہ ہم حقیقی معنوں میں جنت نما آثار پیدا کرنے والی نسل کو پروان چڑھانے والی مائیں ہوں۔آمین ثم آمین۔

قبولیت دُعا کے معجزات

لجنہ اماء اللہ ونڈسر

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہے۔ پس چاہیے کہ وہ میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔ (سورۃ البقرہ آیت 187)

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہمارا ربّ ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔

محترمہ ثمینہ عرفان صاحبہ قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان کرتی ہیں کہ جب وہ امید سے تھیں تو ڈاکٹر نے الٹرا ساؤنڈ کے بعد انہیں بتا دیا تھا کہ بچے کے پھیپھڑوں میں Cysts ہیں اور پیدائش کے فوراً بعد اسے بچوں کے ہسپتال لندن یا ڈیرائٹ میں بھیجنا ہو گا جہاں اس کی سرجری کی جائے گی۔ ثمینہ صاحبہ کہتی ہیں کہ انہوں نے حضور صاحب کو دعا کے لیے خط لکھے اور خود بھی راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے دعائیں قبول فرمائیں۔ اور معجزانہ طور پر بچہ پیدائش کے وقت بالکل ٹھیک تھا اور اسے کسی بھی ہسپتال میں بھیجنے کی نوبت نہیں آئی۔

محترمہ سکینہ بی بی بیان کرتی ہیں کہ ان کا پوتا پیدائش کے وقت ٹھیک نہیں تھا بہت سے مسائل تھے۔ دل میں نقص تھا۔ بچہ وقف نو میں شامل تھا۔ روزانہ دعا کے لئے حضور انور کی خدمت میں خط لکھے۔ خود بھی اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کیں۔ اس کے کل 18 آپریشن ہوئے۔ دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کو مکمل صحت عطا فرمائی۔

ردا حشمت ہائی سکول کی طالبہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں لہ ان کے دو بھائی ہیں اور انہیں ایک بہن کی بہت خواہش تھی۔ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی تھیں۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی دعائیں قبول کرتے ہوئے انہیں ایک پیاری سی بہن عطا فرمائی۔

انیلا علی بتاتی ہیں کہ ان کے والد کا انتقال اس وقت ہوا جب وہ 18 سال کی تھیں۔ ان کی امی بہت پریشان رہتی تھیں۔ امیؓ نے انہیں نصیحت کی کہ دو نفل ادا کر کے روزانہ اپنے لئے اچھے رشتے کی دعا کیا کرو۔ وہ ایسا ہی کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی دعائیں قبول کیں اور چاروں بہن بھائیوں کی شادیاں بہت اچھی جگہوں پر ہوئیں۔

محترمہ نورین ملک بتاتی ہیں کہ ان کا سب سے بڑا بیٹا پیدائشی طور پر اسپیشل نیڈز بچہ ہے۔ ڈاکٹرز نے بعد میں انہیں ہر حمل میں خاص ٹیسٹ کرانے کو کہا جس سے پہلے مہینہ میں ہی کسی Disorder کا پتہ چل جاتا ہے۔ جب وہ اپنے دوسرے بیٹے کے ساتھ امید سے تھیں تو اس ٹیسٹ کا یہ رزلٹ آیا کہ 60 فیصد چانس ہے کہ بچہ میں کوئی Disability ہو گی اور ڈاکٹرز نے یہ کہا کہ اگر وہ چاہیں تو ابارشن کروا سکتی ہیں۔ چونکہ ان کا پہلا بچہ بھی ایسا ہی تھا تو دوبارہ اس تجربہ سے گزرنا اُن کے لئے بہت تکلیف دہ تھا۔ اس لیئے انہوں نے ابارشن کروانے کا سوچا اور چار دن بعد کی (Appointment) بھی لے لی۔ ان چار دنوں میں انہوں نے رو رو کر اللہ کے حضور دعائیں کیں۔ جس دن انہیں ہسپتال جانا تھا اس دن صبح اٹھ کر تہجد ادا کی اور بہت دعائیں کر کے سو گئیں۔ زار و قطار روتے ہوئے نورین صاحبہ نے بیان کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ان کے گھر تشریف لائے ہیں جہاں تاریکی چھائی ہوئی تھی اور صرف 4 موم بتیاں جل رہی تھیں۔ انہوں نے ایک گولڈن انگوٹھی جس میں سے روشنی پھوٹ رہی تھی نورین صاحبہ کو دے کر کہا تھا کہ اسے پہن لیں اور کہا کہ ایک دن یہ روشنی صرف اس کمرے میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں پھیل جائے گی۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد انہوں نے صبح اٹھ کر اپنی اپوائنٹمنٹ کینسل کر دی۔ الحمدللہ۔ خدا کے فضل سے ان کا بیٹا پیدائش کے وقت بالکل صحت مند تھا۔ وہ بتاتی ہیں کہ آج 14 سال بعد مجھے اس خواب کی پوری طرح سمجھ آئی کہ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کی بدولت مجھے جو صحت مند بچہ عطا فرمایا اسے کینیڈا کی مارشل آرٹ ٹیم میں چنا گیا اور پھر نیشنل کے بعد آئرلینڈ میں ہونے والے ورلڈ چیمپئن شپ مقابلہ میں بھی اس کا چناؤ ہوا۔

الحمدللہ علی ذالک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

”اور میں اپنے ذاتی تجربات سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبیعہ کے سلسلے میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔“ (برکات دعا، روحانی خزائن صفحہ 11، جلد 6)

یہ جلسہ ہمارا یہ دن برکتوں کے

طاہرہ مسعود----بریمپٹن ہارٹ لیک نارتھ

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کینیڈا اور جرمنی کا جلسہ سالانہ 2019 اپنی تمام تر برکتوں اور رعنائیوں کے ساتھ کامیابی سے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اس بار حسنِ اتفاق سے دونوں جلسے ایک ہی ویک اینڈ پر منعقد ہوئے۔ اور جلسہ کے پروگرام کی کاروائی کا کچھ حصہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سربراہی میں دونوں ممالک کے جلسے کے شرکاء کو اکٹھے سننے کی سعات نصیب ہوئی۔ ثم الحمدللہ۔ اس لحاظ سے یہ جلسہ انوکھا اور منفرد رہا۔ حضور کے خطاب جن میں نہ صرف ہماری اخلاقی حالتوں کے لیے رہنمائی ہوتی ہے بلکہ دنیا کے دیگر امور اور حالاتِ حاضرہ کے مسائل اور ان کا حل بھی ہوتا ہے آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز اُن سے جماعت کو آگاہ فرماتے ہیں۔ حضور کے بیان فرمودہ حل ایسے ہیں کہ آج کل دنیا کی چوٹی کے ممالک کے سربراہان بھی اُن سے استفادہ کرتے ہیں۔

ہر سال کی طرح بلکہ پہلے سے بڑھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے لبریز ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ یہ کس طرح کی بے مثل اُلوہی مجالس ہیں کہ ان کا ایک ایک پہلو انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ اس کی برکتوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو پچھلی ایک صدی سے دنیا کے لیے باعثِ حیرت و استعجاب ہے۔ یہ جلسہ پوری دنیا کے لیے خیر سگالی اور امن کا پیامبر ہے۔

یہ اپنی نوعیت کا واحد جلسہ ہے کہ جس کا نظام سب کا سب رضاکار سنبھالتے ہیں پوری دنیا کی احمدی جماعتوں میں ہر سال جلسے سے بہت پہلے ہی اس کے انتظامی امور پر باقاعدہ میٹنگز ہوتی ہیں اور پچھلے سال کی کارگردگی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مزید بہتری لائی جاتی ہے۔ یہی نہیں جلسہ کے فوراً بعد کے انتظامی امور بھی کوئی کم چیلینجنگ نہیں ہوتے۔ ایک محدود وقت کے اندر اندر جلسہ گاہ کو صاف ستھرا کر کے انتظامیہ کے سپُرد کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ وہ ممالک جہاں بڑے بڑے ہال کرائے پر لیے جاتے ہیں وہاں ان جلسہ ہالوں کو چمکا کر انتظامیہ کو واپس کرنا بھی ایک بڑا معرکہ ہے۔ جو ہر سال ہمارے خدّام بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔

جلسہ گاہ کے لیے ہال کے تیار ہو جانے کے بعد لجنہ کے انتظامی امور کی نگرانی خواتین جس قدر ذمہ داری اور جانفشانی سے کرتی ہیں وہ اپنی جگہ قابلِ تعریف ہے۔ ضیافت ہو یا نظافت پوری تندہی سے مامور ہو جاتی ہیں یہ ممبرات لجنہ۔ ان کا اس وقت نصب العین صرف اور صرف دین کی خدمت اور اللہ کے مہمانوں کی سہولت اور خدمت ہوتا ہے۔

ہماری ایک جاننے والی بتا رہی تھیں کہ ایک غیر از جماعت خاتون جب ان کے ساتھ جلسے میں شامل ہوئیں تو شرکاء، نظم وضبط اور ڈیوٹی دینے والیوں کا خلوص دیکھ کر اور حاضرات کا حضور کے خطاب کو ایک جذب کے عالم میں سنتے دیکھ کر بہت متاثر ہوئیں۔ انہوں نے کہا، آج کل تو جب ہم حج اور عمرہ کرنے جاتے ہیں تو وہاں عمومی طور پر اب وہ روحانیت نظر نہیں آتی جو میں نے یہاں آکر محسوس کی۔ جلسہ کے شرکاء کے چہروں سے خلوص اطمینان اور خوشی کا اظہار ہوتا ہے۔ ہر کوئی سجا سنورا، مسرور اور مسکراتا نظر آتا ہے۔

ہزاروں کی تعداد کے ایک مجمع کو جس میں بوڑھے، بچے، خواتین و حضرات بیمار اور وہیل چیئرز پر معذور لوگ بھی ہوتے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح بظاہر ناتجربہ کار نوعمر رضاکار اس کے انتظامات سنبھالتے ہیں۔ بظاہر یہ ایک نہایت ناممکن کام لگتا ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سب انتظامات نہایت خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ بے اختیار انسان آفرین کہہ اٹھتا ہے۔

یاد آیا ابھی تو جلسے میں شامل ہونے والے معزز مہمان شرکاء کا ذکر نہیں کیا۔ بڑے بڑے نامور مہمان شرکاء جلسہ کے حوالے سے اظہارِ خیال بھی کرتے ہیں جس میں جماعت کے نظام، جلسے کے انتظام، جماعت کے خلوص اور دنیا میں امن کی ترویج اور رفاہی کاموں کا تذکرہ سرِ فہرست ہوتا ہے۔ ان خصوصی مہمانوں میں امسال کینیڈا کے وزیر اعظم "رائٹ آنریبل جسٹن ٹروڈو" صاحب تھے۔ جنہوں نے نہایت خوبصورت الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ بہت سے مہمان برملا اظہار کرتے ہیں کہ انہوں نے اسطرح کا کوئی جلسہ کم ہی دیکھا ہے۔۔ یہ بھی ایک الگ شعبہ ہے جو بہت محنت اور جانفشانی مانگتا ہے۔ جلسہ گاہ کا ایک حصہ ان مہمانوں کے لیے مخصوص ہوتا ہے۔ ان کی خدمت کے لیے بھی تمام رضاکار مستعد اور حاضر ہوتے ہیں۔

جلسہ گاہ کا انتظام ایک نہایت ہی عمدہ تنظیم کے نظم وضبط کی خوبصورت مثال

پیش کرتا ہے۔ جس طرف نظر دوڑائیں، ایک وسیع انتظامی ڈھانچہ بہت عمدگی سے ترتیب دیا ہوا نظر آتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کے بیٹھنے کا بندوبست۔ اُن کے کھانے پینے کا انتظام۔ اُن کی آمد و رفت، نشست و برخاست نیز صفائی اور نظافت کا انتظام بھی بہت تسلی بخش ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک ڈیڑھ گھنٹے میں دن میں تین بار ہزار ہا لوگوں کو کھلا پلا کر جیسے کھیل ہی کھیل میں فارغ کر دیا جاتا ہے۔ پانی، کھانا اور چائے سب کو یکساں مہیّا ہوتا ہے اور تو اور بعد میں گھر لے جانے کو بھی وافر مل جاتا ہے۔ بیماروں کے لیے پرہیزی کھانے، ہومیوپیتھک اور کچھ ایلو پیتھک بنیادی دوائیوں کا بھی بندوبست ہوتا ہے۔ پروگرام کے دوران تمام حاضرین کو پانی پلانے کے لیے چھوٹے چھوٹے بچے، بچیاں صفوں اور کرسیوں کی قطاروں کے بیچوں بیچ فرشتوں کی طرح گردش کرتے رہتے ہیں۔

لوگوں کو خاموش رہ کر توجہ سے پروگرام سننے، باتوں سے پرہیز کرنے نیز درود شریف پڑھنے کی یاد دہانی کروانے والے پلے کارڈز اٹھائے ڈیوٹی پر مامور مستورات بھی نہایت مستعدی سے اپنی ذمہ داری ادا کرتی رہتی ہیں۔

چھوٹے بچوں کی نشست گاہ کے طور پر ایک علیحدہ ہال میں باقاعدہ انتظام ہوتا ہے۔ جہاں پر بچوں کے لیے تازہ دودھ کے سٹیشن ہوتے ہیں۔ مائیں حسبِ ضرورت جتنا چاہیں تازہ اور نیم گرم دودھ اور چینی لے سکتی ہیں۔ ان چھوٹے بچوں کے لیے جی بہلانے اور ان کو مصروف رکھنے کے لیے رنگ برنگی کتابوں کا بندوبست ہوتا ہے۔ اس طرح بچوں کی بچپن ہی سے صرف کھیل کود کی بجائے کتاب کی طرف توجہ بھی پیدا کی جارہی ہے۔

اتنے بڑے پروگرام میں پارکنگ کا انتظام بھی ایک بڑا چیلنج ہوتا ہے۔ لیکن وہ بھی اتنی مہارت سے کیا جاتا ہے کہ ٹریفک میں کوئی الجھاؤ نہ ہو اور کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ وقوع پذیر نہ ہو۔ اور ایمرجینسی کی صورت میں ٹریفک بحال ملے۔ کڑی دھوپ میں خدام نہایت خندہ پیشانی سے اپنی ڈیوٹی کر رہے ہوتے ہیں۔

جلسہ کے مندوبین کی سہولت کے لیے شٹل سروس ایک نہایت قابلِ تحسین بات ہے۔ حالانکہ فاصلہ پیدل چلنے کے لیے ناممکن نہیں تھا۔ لیکن مہدی کے مہمانوں کا جگہ جگہ جیسے ایک طرح سے لاڈ کیا جاتا ہے۔ یہ لکھتے ہوئے میری آنکھیں بھیگ رہی ہیں۔ جلسے کے پہلے دن سے آخری دن تک کے سب مراحل ایک خودکار طریقے سے جیسے اللہ کی نصرت و انصرام کے تحت چلتے ہیں۔

امانت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ لوگوں کی قیمتی اشیاء، پرس زیور یا کوئی دوسری چیز اگر کہیں گری ہوئی ملے تو لوگ ان کو "Lost and Found" کے سٹال پر پہنچا دیتے ہیں۔ اور بار بار اعلان ہوتا ہے کہ جن کی ہو آکر لے جائیں۔

جلسے کے کھانے کی ایک الگ ہی شان اور روایت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رؤیا میں ایک فرشتے کو دیکھا تھا کہ ایک نان آپ کو دیتا ہے کہ یہ آپ کے لیے اور آپ کے ماننے والوں کے لیے ہے۔ چنانچہ جلسوں پر مہدیٔ محمدی کے لنگر کے کھانوں کی ایک الگ ہی شان ہے۔ ذائقوں کی ایسی دھوم ہے کہ سبحان اللہ۔۔ دالیں بھی اتنی ذائقے دار ہوتی ہیں کہ جو لوگ گھروں میں دالوں پر کم ہی توجہ دیتے ہیں یہاں کی دال کھانے کے لیے بھی مشتاق ہوتے ہیں۔ آلو گوشت کا اپنا منفرد ذائقہ ہے۔ گھر والے کہتے ہیں کہ جلسے کے ذائقے والا آلو گوشت بناؤ۔ یا جس دن گھر میں دال کا ذائقہ جلسے کی دال سے ملتا ہو الگے تو سب ہی خوش ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جلسے پر کھانا پکانے والے سارے رضاکار ہی ہوتے ہیں ان میں سے شاید ہی کوئی پروفیشنل کھانے پکانے والا ہو۔ اور "نان" اس کی تو شان ہی اور ہے۔ لوگوں میں اس سے جُڑی برکتوں کے اَن گنت واقعات زبان زدِ عام ہیں۔

شرکاء کی روحانی علم و ادب کی پیاس کے لیے کتابوں کا سٹال بھی ہوتا ہے جو کہ پروگرام میں وقفے کے دوران کھلتا ہے۔ یہ جلسہ اپنے اندر نیکیاں سمیٹنے والے کے لئے ایک جہان لیے ہوئے ہوتا ہے۔

مقررین کی روحانیت سے معمور تقریریں انسان کے دل میں ایک خشیّت اور گداز پیدا کرتی ہیں۔ جس سے تجدیدِ ایمان ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ ہر انسان جو جماعت کی کسی چھوٹی سے چھوٹی مجلس میں بھی شامل ہوتا ہے وہ کوئی نہ کوئی نیا معرفت کا نکتہ لے کر ہی لوٹتا ہے۔ اور جلسہ سالانہ تو معارف کا ایک خزانہ ہے۔ یہاں سے واپسی پر انسان اپنے اندر علم کا ایک بحرِ ذخّار لے کر لوٹتا ہے۔ ایک نئی ایمانی حرارت محسوس کرتا ہے۔

جلسوں کے مختلف سیشنز کے درمیان اتنا وقت مل جاتا ہے کہ شرکاء دور دراز سے تشریف لائے اپنے عزیز و اقارب، جاننے والوں اور سہیلیوں سے بھی مل لیتے ہیں۔

فی زمانہ جماعت احمدیہ سے تعلق وہ سُچا سَچا اور کھرا سودا ہے کہ جس میں خسارے کا کوئی ڈر نہیں۔ یہ وہ آسمانی مائدہ ہے کہ جس کا امت سے وعدہ کیا گیا تھا ہم وہ خوش قسمت ہیں کہ اس مائدہ سے استفادہ کرنے کی سعادت پا رہے ہیں۔ الحمدللہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے اور نہ ہی یہاں جمع ہونا کسی دنیاوی مقصد اور تعداد دکھانے کے لئے ہے، یا دنیا پر کوئی دنیاوی اثر ڈالنے کے لئے ہے۔

(ماخوذ از شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

چنانچہ ہمیں ذہن میں رکھنا چاہیے کہ یہ جلسے خالصتہً روحانی مدارج کی ترقی کے لیے ایک زینہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں روحانی ترقی کی طرف ہمیشہ گامزن رکھے۔ آمین۔

پیاری والدہ کی پیاری یادیں

تابندہ ملک - پیس ویلج سنٹر ایسٹ

ماں ایک بے لوث رشتہ ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت ماں کی وہ گود ہے جس میں سر رکھ کر آپ اپنے سارے دکھ درد بھول جاتے ہیں اور وہ آپ کو اپنے پیار کی چار میں لپیٹ لیتی ہے۔

آج میں اپنی بہت ہی پیاری والدہ کا ذکرِ خیر کرنا چاہتی ہوں جن کی پیاری یادیں میرے لیئے کسی خزانے سے کم نہیں۔ میرے لیے وہ ماں کے رشتے کے علاوہ ایک سہیلی، ایک غمگسار ساتھی کی حیثیت رکھتی تھیں۔ میری پیاری والدہ شگفتہ بیگم صاحبہ 4 دسمبر 2018 کو ہم سب کو چھوڑ کر اپنے خالقِ حقیقی سے جاملیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی پیدائش چک نمبر 41 جنوبی سرگودھا میں ہوئی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ تدریس کے شعبے سے منسلک ہوئیں۔ والدین کی سب سے بڑی اولاد ہونے کی وجہ سے اپنے خاندان میں ایک بہت پُر وقار مقام پایا اور پھر شادی کے بعد بھی اپنے سسرالی خاندان میں اپنی پُر وقار شخصیت اور نہایت ہی خوبصورت عادات کی وجہ سے بہت عزت پائی۔ ایک طویل عرصہ اپنے سُسرال میں جوائنٹ فیملی سسٹم میں رہیں اور نہایت احسن طریق پر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا اور تمام رشتوں کے حقوق ادا کئے۔ میرے والد صاحب کے ساتھ آپ کی 41 سال کی رفاقت رہی۔ اس سارے عرصے کو نہایت وفا اور خوش اسلوبی سے نبھایا۔

میری شفیق والدہ صاحبہ خدا کے فضل و کرم سے پانچ وقت کی نمازی تھیں نیز روزہ، صدقات اور تلاوتِ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت ان کا شغف تھا۔ قرآن پاک سے بہت محبت تھی۔ کافی حصہ زبانی یاد تھا اور قرآن کریم باترجمہ بھی جانتی تھی۔ محترمہ امتہ الرفیق ظفر صاحبہ (سابق صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا) کی قرآن کریم کی کلاسز سے بھی باقاعدگی سے استفادہ کرتیں۔ اللہ کے فضل سے ہم دونوں بہنوں نے بہت سے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جو کہ امی کی عمدہ تربیت کے باعث ہی ممکن ہوا۔ یادِ الٰہی کی بہت دِلدادہ تھیں اور یوں والدہ صاحبہ کو دو مرتبہ اعتکاف بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ صدقہ و خیرات کرنے میں بھی مثالی حیثیت رکھتی تھیں۔ پاکستان میں ہمارے گاؤں میں موجود ضرورت مند خاندانوں کو کینیڈا آنے کے بعد بھی باقاعدگی سے کچھ رقم بھجواتیں۔ بعض اخلاقی وصف عام عورتوں سے بالکل ہٹ کر تھے یعنی آپ کبھی کسی کا گلہ شکوہ نہ کرتیں۔ غیبت کو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتیں۔

اس طرح والدہ صاحبہ نے بفضلِ خدا ہم چاروں بہن بھائیوں کی اچھی تربیت کی اور سب کی شادیوں کا فریضہ عمدگی سے انجام دیا۔ ہمارا خاندان گزشتہ کچھ سالوں سے پیس ویلج کینیڈا میں مقیم ہے۔ اس لئے ہم سب بہن بھائیوں کو ان کی قربت نصیب ہوئی۔ امی کے تمام بچوں کو باحسن طریق اپنی والدہ کی خدمت کی توفیق ملی اور بہوؤں نے بھی خدمت سے حصہ پایا۔ الحمدللہ۔ خدا تعالیٰ میری بھابیوں کو احسن رنگ میں جزا دے۔ آمین۔

زندگی کے آخری ایام میں بھی مثالی نمونہ پیش کیا۔ وفات سے 4 ماہ قبل بلڈ کینسر تشخیص ہوا جو کہ جان لیوا ثابت ہوا۔ صحت کی خرابی کے ایام میں بھی کبھی شکوہ نہیں کیا، کبھی ناشکری نہیں کی۔ جس کسی نے بھی حال پوچھا ہمیشہ یہی کہا کہ الحمدللہ میں ٹھیک ہوں۔ مجھے کوئی تکلیف نہیں۔

امی، میری پیاری امی، میری پیاری سہیلی آپ بہت یاد آتی ہیں۔ میری ہر بات میں، ہر کام میں، ہر سوچ میں، امی ہی امی ہیں۔ میری چونکہ خاندان میں ہی شادی ہوئی تو ایک طویل عرصہ امی کے قریب رہنے کا موقع ملا۔ جس کے باعث بے انتہا شفقت و محبت اور قربت پانے کا موقع ملا اور اب اُن کی یاد مجھے اپنی زندگی کی ہر چیز میں ایک بہت اہم چیز کی کمی کی طرح محسوس ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ آپ کے ہر آن درجات بلند ہوں اور رب کریم اپنی رحمت و مغفرت کی چادر میں اُنہیں ڈھانپ لے۔ آمین۔

صفحہ تیار کردہ: طاہرہ نسیم۔ریکسڈیل

صفحۂ ناصرات

بلا عنوان

ایک استاد کلاس روم میں داخل ہوا اور بلیک بورڈ پر ایک لمبی لکیر کھینچ دی۔ پھر کلاس سے مخاطب ہو کر بولا آپ میں سے کون اس لکیر کو ہاتھ لگائے بغیر چھوٹا کر سکتا ہے؟ ساری کلاس خاموش ہو گئی کیونکہ ہاتھ سے مٹائے بغیر اس لکیر کو چھوٹا کرنا ناممکن تھا۔

استاد صاحب نے گہری نظروں سے بچوں کی طرف دیکھا اور بولے اس لکیر کو بغیر مٹائے چھوٹا کرنا ناممکن ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے اُسی لکیر کے نیچے اُس سے لمبی لکیر لگا دی ایسا کرنے سے پہلی والی لکیر چھوٹی نظر آنے لگ پڑی۔ بچے واقعی حیران رہ گئے۔ استاد محترم نے فرمایا "بچو! آج تم نے یہ سبق سیکھا ہے کہ دوسروں کو نقصان پہنچائے بغیر، اُن پر تنقید کئے بغیر، حسد کئے بغیر اگر آپ اپنے اخلاق، کردار اور عمل میں آگے بڑھ جائیں تو آپ دوسروں سے خود بخود بڑے یعنی بہتر نظر آنے لگ جاؤ گے۔

- پیاری بچیو!
- اس کہانی کا عنوان تجویز کریں
- زندگی میں بہتر انسان بننے کے دو اصول بیان کریں۔ جن کا اس کہانی میں ذکر ہے۔
- آپ کے نزدیک ایک اچھا انسان بننے کے لئے کون سی دو خوبیاں اپنانی چاہئیں۔

بوجھو تو جانیں

1. امریکی ریاستوں کے ناموں میں تمام انگریزی حروف پائے جاتے ہیں سوائے ایک حرف کے، وہ کون سا ہے؟
2. Snow flakes جب بنتی ہیں تو ہمیشہ اس کی سائیڈز کی تعداد مخصوص ہوتی ہے بھلا بتائیں کتنی ہے؟
3. Wind City کس شہر کو کہا جاتا ہے؟
4. گلابی شہر کس ملک میں واقع ہے اور اس شہر کا نام بتائیں؟
5. کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ جین پر لگائی گئی سب سے چھوٹی پاکٹ کس مقصد کے لئے لگائی گئی؟

دلچسپ اور حیرت انگیز

- انگریزی کا سب سے لمبا لفظ ایک پروٹین (TITIN) کا کیمیائی نام ہے جس میں 189.819 حروف ہیں۔
- مادہ آکٹوپس ایک وقت میں 56,000 سے 100,000 تک انڈے دیتی ہے۔
- کتے اپنے ناک کی دائیں جانب سے سونگھنا شروع کرتے ہیں کوئی بھی خطرے کی بات وہ اسی Nostril یعنی نتھنے سے سونگھتے ہیں جبکہ اچھی چیز مثلاً خوراک وغیرہ سونگھنے کے لئے وہ بایاں نتھنا استعمال کرتے ہیں۔
- عمر کے آخری حصے تک صرف دو اعضاء ایسے ہیں جو بڑھتے رہتے ہیں اور وہ ہیں کان اور ناک
- آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ دنیا میں کسی بھی انسان کا فنگر پرنٹ آپس میں میچ نہیں کرتا۔ کیا آپ کے علم میں یہ بات بھی ہے کہ درج ذیل (9) نو چیزیں بھی ہر انسان کے لئے مخصوص ہیں، یعنی وہ کسی دوسرے شخص سے نہیں ملتیں۔

(1) آنکھوں کی پتلی Iris۔(2) کان۔(3) ہونٹوں کا پرنٹ۔(4) زبان
(5) آواز۔(6) پاؤں کے انگوٹھے۔(7) دانت۔(8) آنکھ کا پردہ
(9) چال

جوابات کسی اور صفحہ پر تلاش کریں

قرّۃ اعین

- نگہت زاہد صاحبہ حلقہ بریڈفورڈ سے تحریر کرتی ہیں کہ اُن کی بیٹی زبدہ احمد اور عزیزم سیّد سعود احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی عزیزہ "سیّدہ عائلہ احمد" سے نوازا ہے
- تحمیدہ ولی اہلیہ نجیب احمد طارق آف پیس ویلج جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 23 مئی 2019 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچے کا نام "دبیر احمد" تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچہ مکرم محمد یوسف صاحب سابق امیر جماعت وان کا پوتا۔ مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کا پڑپڑنواسا، ولی الرحمان سنوری صاحب اور منزہ ولی صاحبہ آف بریمپٹن ہارٹ لیک ساؤتھ کا نواسا ہے۔
- امتہ القیوم اعجاز حلقہ ابوڈف پیس سے تحریر کرتی ہیں کہ میری بیٹی عزیزہ وجیہہ احمد اہلیہ نعمان احمد آف میری لینڈ USA کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دو بیٹیوں کے بعد ایک بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام "ایان احمد" رکھا گیا ہے اور یہ وقفِ نو سکیم میں شامل ہے۔ عزیزم ایان احمد مکرم ظریف احمد صاحب کا پوتا اور محترم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب کا پڑنواسا ہے۔

یہ تمام بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ بہنوں سے ان تمام بچوں کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Discover Your Beauty

Makeup by Amna Rafiq

Bridal Makeup
Party Makeup
Special Occasions
Editorials
Makeover
Eyebrows/Eyelashes
Hairstyling

BOOK NOW!!
20%
Off First Visit

AMNA RAFIQ
DISCOVERYOURBEAUTY
DISCOVERYOURBEAUTY

Free Consultations.
For more information, please call 647 280 5362

Buy, Sell & Rent with Trust

Looking for Your
DREAM
HOME?

FAHIM AHMED
SALES REPRESENTATIVE

CELL: (647) 606 5557
Office: (905) 265 2200

Email: Faheembajwa@gmail.com
Website:www.remaxmillennium.ca

Address: #25-81 Zenway Blvd
Woodbridge, ON L4H 0S5

RE/MAX

Serving Communities in
Vaughan, Richmond Hill, Aurora,
New Market, Bradford, Innisfil, Barrie

کینیڈا فرسٹ ایمیگریشن

تمام ایمیگریشن سروسز کے ساتھ آپ کی خدمت میں

10 سال کا وسیع تجربہ اور لاتعداد کامیابیوں کے ساتھ

ہماری سروسز

- ریفوجی کیسز بمہ لیگل ایڈ /وکیل
- ریفوجی اپیلز
- اپیلز PR/ ایپلیکیشن
- وزٹ ویزا
- سٹیزن شپ ایپلیکیشن
- ورک پرمٹ
- فیملی سپانسرشپ
- ایکسپریس انٹری
- فیڈرل کورٹ میں لیو کی اپیل
- پرووِنشل نومینی پروگرام

اگر آپ کے لیے بار بار ڈاون ٹاون یا دور جانا مشکل ہے تو (Stelees & Jane) پر واقع ہماری قریبی لوکیشن سے فائدہ اُٹھایئے
نئے آنے والوں اوررفیوجی کیس کرنے والوں کے لیے پیس ویلیج سے 10 منٹ کے فاصلے پر تمام سہولیات مہیا
آفس سے ہی کال کر کے آپ کے لیے لیگل ایڈ/ وکیل کا انتظام اور ویلفیئر وغیرہ کے لیے بھی مدد کی جاتی ہے
بزرگ، بیمار یا معذور افراد کے لیے گھر پر کاغذات کی فراہمی اور تکمیل کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے

Call Now to Book an Appointment

Nasir Mahmood **(905) 672-2727**
Certified Immigration Consultant
4101 Steeles Ave, West, Unit 200 Toronto , M3N1V7

iccrc

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۵﴾

'Our Lord, grant us of our wives and children the delight of our eyes, and make us a model for the righteous.

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِی

Nikah is my Sunnat

نکاح میری سنت ہے

Looking for a Rishta?

کیا آپ رشتہ کی تلاش میں ہیں ؟

We can help!

Department of Rishta Nata is here to help you find a suitable match. Contact us or visit our website to submit your application.

شعبہ رشتہ ناطہ آپکی مدد کر سکتا ہے

آج ہی رشتہ ناطہ کی ویب سائیٹ پر اپنے

کوائف کا اندراج کریں۔

Our website is:

~SIMPLE ~SECURE ~CONFIDENTIAL

For more information please contact us.

info@rishtanata.ca

1-855-5RISHTA(74-7482)

WWW.RISHTANATA.CA